رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد [illegible]

نمبر ۳۲

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤسا و جاگیرداروں سے ؍ [illegible]
عام خریداروں سے [illegible]
شش ماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۹۱۱)

امرتسر ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۹ جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (رباعیات ساقی) - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
صلوٰۃ المؤمنین - - - - - ص۳
مامور اور مصلح اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے ص۴
خاتم النبیین - - - - - - ص۵
تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن - - - ص۷
امرتسر میں ایک نئی بدعت کی ایجاد - ص۸
حسن عمل - - - - - - - ص۹
حضرت مجدد الف ثانی اور زمانہ حال کے اہل حدیث ص۱۰
اہل حدیث کا فرض کے استحکام - - ص۱۱
اسلام کے زریں اصول - - - ص۱۲
فتاویٰ ص۱۳ - متفرقات - ص۱۴
ملکی خبریں ص۱۵ - اشتہارات - - ص۱۶

رباعیات ساقی

از ملک محمد عبد اللہ صاحب ساقی (از لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

جو مانگنا ہے تجھے ذات کبریا سے مانگ
نیاز و عجز و ادب سے کئی ادا سے مانگ
نہ مانگ غیر سے رسوا نہ کر مسلمانی
اگر خدا پہ یقین ہے تو پھر خدا سے مانگ

(۲)

لازم ہے کہ توحید کا فطرت پہ اثر ہو
صدیق ہو بے باک ہو خوددار و نڈر ہو
ہر کام کے آغاز میں، انجام کی خاطر
مومن کی یہ تعریف ہے مولا پہ نظر ہو

(۳)

تقدیر کا مقصد ہے تری قوت برداشت
تدبیر ترے جوش عمل کے لئے پندار
بے تاب نہ ہو غیر کے در کا نہ گدا بن
مالک کی نگاہوں میں نہ ہو ہاتھی و خدار

(۴)

ترے دل کی ہر آرزو جانتا ہے
خدائے علیم السمیع البصیر
نہ رسوا ہو ساقی کسی اور در پہ
کہ ہے وہ علیٰ کل شیء قدیر

[illegible]

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

صحت یابی گذشتہ ہفتے مولانا صاحب مدظلہ، اور میاں عطاء اللہ صاحب کی علالت کے متعلق خبر درج کی گئی تھی۔ تمام احباب کو یہ خوشخبری دی جاتی ہے کہ دونوں کو خدا تعالےٰ نے صحت بخش دی ہے۔ الحمدللہ

(منیجر اہلحدیث)

—— امرتسر میں روز بروز گرمی ترقی پر ہے۔ صبح آٹھ نو بجے سے غروب آفتاب تک گرم لو چلتی رہتی ہے۔

—— بلدیہ امرتسر کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۷- مئی سے ۲- جون تک شہر امرتسر میں ۱۲۸ بچے پیدا ہوئے۔ اس کے برعکس ۱۷۲- اموات واقع ہوئیں۔

—— لاہور کی دیکھا دیکھی امرتسر شہر کے بھنگیوں نے بھی اپنے مطالبات میونسپل کمیٹی کے روبرو پیش کر کے بذریعہ اشتہار اعلان کر دیا ہے کہ اگر وہ نامنظور ہوئے تو شہر کے تمام بھنگی ہڑتال کر دینگے۔

—— لاہور میں کسان ستیہ آگرہ بدستور جاری ہے ۴ جون کو مزید پانچ کسان سول نافرمانی کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔

—— معاصر "پرتاپ" راوی ہے کہ ۴ جون کو مولانا ظفر علی خان نے ایک اسلامی جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر یکم جولائی تک صوبائی حکومتوں نے حیدر آباد جانے والے جتھوں کو روکنا شروع نہ کیا تو مجبوراً مسلمان بھی کوئی قدم اٹھائینگے۔ نیز انہوں نے تمام مسلمانوں سے ۲۳ جون کو حیدر آباد ڈے منانے کی اپیل کی ہے۔

—— لاہور میں پولیس نے ایک نوجوان کو گرفتار کیا ہے جس کے قبضہ سے دو سو جعلی چونیاں برآمد ہوئی ہیں۔

—— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۹۴۰ء میں پنجاب سول سروس (سب جج) کی بھرتی نہیں کی جائیگی۔

—— حکومت پنجاب نے لاہور کے ایک اخبار رضا کار سے شیعوں کی تبرا ایجیٹیشن کے حق میں قابل اعتراض مضمون شائع کرنے کی بنا پر پانچسو روپے کی ضمانت طلب کی ہے۔

—— ساد موشیام پوری نے شو مندر دہلی کے فیصلہ کے خلاف عدالت سشن میں جو اپیل دائر کی تھی وہ مسترد ہو گئی ہے۔

—— مولانا ابو الکلام آزاد نے تبرا ایجیٹیشن کو بند کرنے کے لئے شیعہ و سنی علماء سے مفاہمت کی اپیل کی ہے جس سے متاثر ہو کر سید محمود مہدی (جو سرکردہ شیعہ اصحاب سے ہیں) تمام شیعہ علماء کے نام مراسلہ ارسال کیا ہے کہ وہ عارضی طور پر تبرا ایجیٹیشن ملتوی کر دیں۔

—— ایتھنز (یونان) کی اطلاع ہے کہ ۳ جون کو تمام یونان میں قیامت خیز اور ہیبت ناک زلزلہ آنے سے پندرہ سو دیہات تباہ ۱۸ ہزار نفوس ہلاک، ہزار ہا عمارتیں مسمار و منہدم ہو گئیں۔

—— لندن کی خبر ہے کہ برلن ہیڈ کے قریب ایک برطانوی آبدوز کشتی غرق ہو گئی۔ صرف چار آدمی بچ سکے باقی ۹۹ غرق آب ہو گئے۔

—— برلن میں ہر ہٹلر نے ایک جلسہ میں تقریر کے دوران میں کہا کہ برطانیہ اور فرانس جرمنی کا محاصرہ کر کے اس کی تجارت کو برباد کرنا چاہتے ہیں، جرمنی امن چاہتا ہے وہ حقوق کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کریگا۔ اس لئے ہم جنگی طاقت کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔

—— حکومت اٹلی نے ایک قانون کی رو سے اٹلی میں بسنے والے یہودیوں کی غیر یہودیوں سے ملاقات رسم و راہ بالکل بند کر دی ہے۔

—— ضلع بریلی کے ایک گاؤں میں آگ لگنے سے ۱۲- اشخاص جل کر راکھ ہو گئے۔

—— کونسل آف سٹیٹ کا آیندہ اجلاس ۱۲- ستمبر کو شملہ میں منعقد ہو کر آخری ستمبر تک جاری رہیگا۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ حیدر آباد میں اصلاحات کا نفاذ ۱۹- جون کو کر دیا جائیگا۔

واقعہ قتل دفتر "اہلحدیث" کے قریب ہی ایک ہندو نوجوان جو بڑا بھلا مانس اور شریف خاندان کا لڑکا تھا ناحق قتل کر دیا گیا۔ افسوس ہے ان درندوں پر جو ایسے وحشیانہ افعال کا ارتکاب کرتے ہیں۔

(بقیہ متفرقات)

مولوی اسرار الحق صاحب معروف طویل ہند کیمپ میرے رفیق سفر ہوتے تھے۔ عرصہ سے مفقود الخبر ہیں۔ کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو اطلاع دیں۔ اگر ان کے قریب ہوں تو یہ تحریر ان کو دکھا کر انہی سے ان کا حال حال لکھوا بھیجدیں۔ (ابو الوفاء)

ندوۃ العلماء کی مجلس شوریٰ (۱۵- مئی) میں مندرجہ ذیل اصحاب کی وفات پر اظہار افسوس اور دعاء مغفرت کی گئی:-

(۱) سید احسان اللہ شاہ صاحب سندھی
(۲) خان بہادر حافظ عبد الحلیم صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ
(۳) نواب مزمل اللہ خان صاحب
(۴) ڈاکٹر اقبال لاہور
(۵) شاہ عراق
(۶) غازی مصطفےٰ کمال پاشا۔

غفر اللہ لہم (باقی)

مدرسہ دار السلام عمر آباد کی بابت "اہلحدیث" مورخہ ۲۶- مئی میں مولوی عبد اللہ عقیل کا جو مضمون شائع ہوا تھا۔ اس میں اکثر مدرسین کے نماز میں سستی کرنے کا ذکر ہے۔ اس کے جواب میں مولوی عبد السبحان عمری کا مضمون آیا ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے کہ

جامعہ دار السلام میں کل چودہ مدرسین ہیں سب دار الاقامہ میں نہیں رہتے بلکہ اپنے خاص گھر میں رہتے ہیں۔ بعض وقت وہ نماز با جماعت میں حاضر نہیں ہو سکتے اور ایسے مدرسین صرف دو ایک ہیں۔ انہیں کے متعلق مولوی عقیل صاحب نے بڑی جرأت اور دلیری سے اکثر کا حکم لگایا ہے۔ جو نہ صرف خلاف واقعہ ہے بلکہ صریح بہتان ہے۔

اہلحدیث جو مدرسین گھروں میں رہتے ہیں وہ اگر اذان سنتے ہیں تو بحکم حدیث شریف ان کو بھی جماعت میں ملنا چاہئے۔ (بس یہ بحث ختم)

—— چینی اخبارات راوی ہیں کہ انہوں نے ماہ مئی میں ہزار ہا جاپانی دوران جنگ میں ہلاک کر دئیے ہیں۔

تفسیر بالرائے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب کی بالکل تازہ تصنیف۔ قابل دید ہے قیمت ۱۰/ (۱۲) (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۰-ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

صلوٰۃ المؤمنین

بجواب

رسالہ "صلوٰۃ المرسلین"

(۶)

اس سلسلہ مضمون کے پہلے نام منسوخ کر کے یہی نام بہتر سمجھا گیا ہے۔ رسالہ اگر چھپا تو اسی نام سے چھپیگا۔ (انشاء اللہ!)

گذشتہ نمبر میں بحث تعداد رکعات پر ہوئی ہے آج اسی کے متعلق مصنف کتاب کا ایک سوال درج ذیل ہے جسے اس نے اپنے خیال میں لاینحل سمجھا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"روایات میں تحریر ہے کہ پہلے سفر اور حضر میں دو ہی دو رکعت صلوٰۃ مقرر تھی بعد میں بڑھائی گئی۔ لیکن جب ان روایتی علماء سے دریافت کیا جاتا ہے کہ رکعتیں کیوں بڑھائی گئیں۔ قرآن شریف کے کون سے حکم سے بڑھانا ثابت ہے۔ تو کوئی جواب بن نہیں پڑتا۔"

(صلوٰۃ المرسلین صـ۳)

اہلحدیث | مصنف نے قرآن مجید سے جواب پوچھا ہے۔ ان لوگوں کی یہ عام عادت ہے کہ خود تو ثبوت دینے کی بجائے محض خیالات اور قیاسات سے کام لیتے ہیں اور ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال اور عقائد کا ثبوت صرف قرآن مجید سے دیں۔ حالانکہ ہمارے نزدیک شرعی دلیلیں دو ہیں۔ اول قرآن۔ دوم حدیث پھر ہمیں کیوں مجبور کیا جاتا ہے کہ ہم ایک ہی دلیل سے کام لیں۔ تاہم ان لوگوں کی ہر ایک بات کا جواب قرآن شریف ہی سے دیتے ہیں۔ خواہ عبارت النص سے ہو یا اشارت سے۔ دلالۃ النص سے ہو یا اقتضاء سے یہ سب طرقِ دلالت امت مسلمہ میں مسلم ہیں۔

معترض صاحب! سنئے قرآن مجید میں ارشاد ہے،

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا[1] (پ۱-ع۱۳)

دو رکعتوں کی زیادتی اسی آیت کے ماتحت ہے۔

فافهم ولا تكن من القاصرين ط

ناظرین! | مصنف رسالہ کے استدلالات کا ایک عجیب نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ذرہ غور سے پڑھیں۔ آپ نماز میں قیام کی حالت میں استغفار کرنے کا ثبوت دینے کو آیت ذیل پیش کرتے ہیں:-

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ (پ۲۴-ع۱۷)

(اے نبی) کہہ دے تو کہ سوائے اسکے نہیں کہ میں بشر ہوں مثل تمہارے وحی کی جاتی ہے طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہے پس قیام کرو تم اُس معبود اپنے کے حضور میں اور دعائے بخشش مانگا کرو (گناہوں اپنے کی)"

(صلوٰۃ المرسلین صـ۱۴)

مصنف مذکور اس آیت سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ:-

"یہ امر بخوبی روشن ہوگیا کہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں جب کبھی قیام کیا جائے تو اپنے گناہوں کی بخشش ضرور مانگی جائے اور جب رکوع کیا جائے تو دعا توبہ یا انابت کی جائے اور یہی طریقہ نبیوں کا بھی رہا ہے۔" (رسالہ مذکور صـ۱۴)

ناظرین! | مصنف کی سینہ زوری دیکھئے کہ استقیموا کے معنی کرتے ہیں کہ "قیام کرو"۔ حالانکہ یہ فعل باب استفعال سے ہے اور اسکے ساتھ إِلَيْهِ بطور صلہ لگا ہوا ہے۔ اور قُومُوا کے ساتھ حرف لام بطور صلہ کے آتا ہے۔ جیسے وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ۔ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ کے معنی ہیں "خدا کی طرف سیدھے چلو"۔ المستقیم جو اسی مصدر (استقامت) سے مشتق ہے اسکو صراط کی صفت بنا کر ہمیں حکم دیا ہے کہ یوں دعا کیا کرو:-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ٥

یعنی اے خدا ہمیں سیدھی راہ پر چلا

بقول مصنف استقیموا کے معنی میں اگر قیام کرنے حکم ہے تو مستقیم (اسم فاعل) کے معنی ہونگے قیام کرنے والا۔ اس لحاظ سے مطلوبہ صراط مستقیم کا مطلب یہ ہوا کہ اے خدا ہمیں اس راستے کی ہدایت کر جو تیرے سامنے سیدھا کھڑا ہونے والا ہے۔ یہ ترجمہ کیا ہی لطیف ہے جسکے حق میں یہ کہنا بجا ہے سے

لطف پر لطف ہے املا میں میرے یار کے یاد
جائے حطی سے گدرج لکھتا ہے ہوز سے ہوار

[1] جو حکم ہم منسوخ کردیں یا بھلا دیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس جیسا لاتے ہیں۔

کلید حکمت۔ اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک (۱۴۲) مرض کا علاج و نسخہ جات بتائے ہیں۔ جلد اول عہ۔ دوم عہ۔ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

علاوہ اس کے واستغفروہ کو قیام سے متعلق کرنا بھی خلاف قواعد نحویہ ہے۔ کیونکہ یہ جملہ انشائیہ اپنی جگہ پر مستقل ہے۔ اگر آپ کا ترجمہ مقصود ہوتا تو کلام اللہ کے الفاظ یوں ہوتے :۔

فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ مُسْتَغْفِرِينَ أَوْ تَسْتَغْفِرُوْنَ

تاکہ یہ دونوں لفظ استقیموا کی ضمیر مرفوع سے حال بن کر آپ کا مطلب ادا کر سکتے۔ لیکن حالت موجودہ میں آپ کا بیان اس آیت کے ماتحت ہے :۔

أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ[لہ]

مصنف مذکور نماز میں ہاتھ باندھنے کا ثبوت قرآن سے دیتے ہیں وہ ثبوت ایسا ہے کہ ناظرین اسے پڑھ کر ہنسیں گے اور اہل قرآن کے علم و انصاف کی داد دینگے آپ لکھتے ہیں کہ :۔

"تکبیر پڑھنے کے بعد ہم کو اذکار قیام شروع کرنا چاہئے۔ جیسا کہ پیشتر واضح ہو چکا ہے۔ لیکن اذکار قیام کے وقت ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ہر مومن کو اللہ تعالےٰ کے حضور میں دست بستہ کھڑا ہونا چاہئے۔ جیسا کہ موسیٰ رسول اللہ سلامٌ علیہ کو اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی تھی۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل :۔

"اُسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ (پ۲۰ - ع۷)

داخل کر تو (اے موسیٰ) یَدْ یعنی برہان بشارت بنانیچ گریبان یعنی سینے اپنے کے نکلے گا وہ سورج مانند ہو کر بغیر کسی غم کے خوشخبری دینے والا اور پنجہ کے ساتھ پکڑ لے تو (اے موسیٰ) ساتھ اپنے ہاتھ اپنا اللہ سے ڈرتا ہوا"

آیت مندرجہ بالا میں موسیٰ سلامٌ علیہ کا گریبان یعنی سینے میں ہاتھ داخل کرنے سے کسی کو اختلاف نہیں ہے البتہ اضمم الیک جناحک کے معنی میں اختلاف ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اضمم کی لغت بیان کر دیں۔ تاکہ ناظرین کو ہمارے معنی میں شک و شبہ پیدا نہ ہو۔ قاموس میں ہے الضم قبض الشی الی الشی اور منتخب اور صراح اور منتہی الارب میں قبض کا ترجمہ اس طرح مذکور ہے۔ قبض گرفتن بہ پنجہ لہٰذا اضمم إِلَيْكَ جَنَاحَكَ کا ترجمہ کیا گیا ہے پنجہ کے ساتھ پکڑ لے تو (اے موسیٰ) ساتھ اپنے ہاتھ اپنا بدیں وجہ ہر مومن کو قیام میں سینہ پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا چاہئے۔ اس طرح کہ بایاں ہاتھ اپنے سینے میں داخل کر کے داہنے ہاتھ کے پنجے سے بایاں ہاتھ پکڑ لینا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ داہنا ہاتھ اپنے سینے میں داخل کر کے بائیں ہاتھ سے گرفت کی جائے۔ لیکن صحیح گرفت داہنا ہاتھ ہی کرتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اہل حدیث کی طرح داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ لی جایا کرے۔ لیکن اس طرح بایاں ہاتھ پوری طرح سینے پر نہ آئے گا اور اگر پوری طرح داخل بھی کر لیا گیا تو اس حالت میں کلائی پکڑنے سے داہنے ہاتھ کو تکلیف رہے گی اور قریب کھڑے ہوئے مصلی کو بھی تکلیف ہوگی کیونکہ داہنے ہاتھ کی کہنی علیحدہ نکلی رہے گی۔ پس بایاں ہاتھ پوری طرح سینے پر داخل کر کے داہنے سے بائیں ہاتھ کی کہنی کے اوپر پکڑنا چاہئے۔ جس سے کسی کو تکلیف نہ ہوگی اور حکم خداوندی کی تعمیل بہ آسانی ہو سکے گی" (رسالہ مذکور ص ۴۸)

ناظرین! کیا ہی اچھا استدلال ہے۔ انصاف کیجئے کہ مصنف کا یہ استنباط بہتر اور قابل قبول ہے یا قرآن مجید کے معلم اول کا ارشاد جنہوں نے نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم صاف الفاظ میں دیا ہے۔ ہم مصنف سے اس کی عبارت ذیل کا مطلب پوچھنا چاہتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ :۔

"بدیں وجہ ہر مومن کو قیام میں سینہ پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا چاہئے۔ اس طرح کہ بایاں ہاتھ اپنے سینے میں داخل کر کے داہنے ہاتھ کے پنجے سے بایاں ہاتھ پکڑ لینا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ داہنا ہاتھ سینے میں داخل کر کے بائیں ہاتھ سے گرفت کی جائے۔ لیکن صحیح گرفت داہنا ہاتھ ہی کرتا ہے" (صلوٰۃ المرسلین ص ۴۷)

بتائیے۔ آپ نے آیت موصوفہ میں کتنے تصرفات کئے ہیں اور ان تصرفات کے باوجود آپ کا مدعا ثابت نہیں ہوا اس بات کو ہم ناظرین کے فہم و فراست پر چھوڑتے ہیں مصنف صاحب! اتنا تو ضرور بتائیں کہ "بایاں ہاتھ اپنے سینے میں داخل کر کے داہنے ہاتھ کے پنجے سے گرفت کرنے" کے کیا معنی ہیں اور اس کی کیا صورت ہے؟ آگے چل کر مصنف نے اور گل کھلائے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ :۔

"یہ تو پیشتر ثابت ہو چکا کہ قیام میں دعاء مغفرت مانگنا چاہئے اور جملہ انبیاء سلامٌ علیہم کا بھی یہی عمل تھا۔ لیکن عقلاً ہر گذارش کے ساتھ حاکم کی تعریف و توصیف بھی ضروری چیز ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے بھی حکم صادر فرمایا ہے کہ تم اپنی دعائیں اسماء حسنیٰ اور حمد کے ساتھ کیا کرو۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

۱- وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (پ۹ - ع۱۱)

ترجمہ۔ اور موجود ہیں واسطے اللہ کے نام اچھے یعنی نام صفاتی پس دعا کیا کرو ساتھ اُن کے"

بموجب حکم مندرجہ بالا ہمیں دعائیں اسماء حسنیٰ کے ساتھ کرنا چاہئے اور یہ اسماء حسنیٰ اللہ تعالیٰ نے پارہ اٹھائیس رکوع ۶ میں مہیا فرما دئیے ہیں جن کو ہم اس بیان کے آخر میں جملہ آیات قیام کے ہمراہ بغرض آگاہی ناظرین درج کریں گے۔

۲- فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ (پ۳۰ ع)

ترجمہ :۔ سو تو صلوٰۃ ادا کیا کر ساتھ حمد رب اپنے کے اور بخشش مانگ اُس سے"

۳- وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ (پ ع)

ترجمہ :۔ اور صلوٰۃ ادا کیا کر ساتھ حمد رب اپنے کے

[لہ] کیا تم خدا کو اس چیز کی خبر دیتے ہو جسے وہ آسمانوں اور زمین میں نہیں جانتا۔

(خاطر زندگی - نوجوانوں کے لئے خاص ہدایات (۱۴۱))

ahmadimuslim.de

حالانکہ قیام کرتے تو۔

آیات مندرجہ بالا سے واضح ہے کہ قیام میں دعا استغفار کے ساتھ رب کریم کی حمد بھی کرنا چاہیئے - اب ہم ایسی آیات پیش کرتے ہیں جو حمد کے لئے سورہ الحمد شریف کو مخصوص کرتی ہیں۔

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ (پ ۲۴ - ع ۱۴)	وہ اللہ ازلی ابدی زندہ ہے نہیں کوئی معبود یعنی لائق فرماں برداری کے غیر اس اللہ کا پس دعا کیا کرو تم اس اللہ کے

حضور میں خالص کرنے والے ہو کر واسطے اس کے اس کی توحید (ساتھ) الحمد للہ رب العلمین۔

اس جگہ ادعوا کا مفعول ثانی الحمد للہ رب العلمین جملہ ہے جو محلاً منصوب بہ نزع خافض ہے کیونکہ ادعوا کا مفعول ثانی ساتھ با حرف جار کے آتا ہے - پس اس فرمان ربی میں سورہ الحمد کی طرف اشارہ ہے کیونکہ سورہ الحمد میں حمد بھی ہے اور دعا بھی ہے - لہٰذا بذریعہ الحمد شریف کے دعا کرنے کا حکم ہوا ہے - ایک اور آیت ملاحظہ ہو - جس سے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے -

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (پ ۲ - ع ۳)	ترجمہ - اور استعانت مانگو ساتھ صبر اور صلوٰۃ کے

قرآن شریف بھر میں لفظ نستعین صرف سورہ الحمد شریف میں آیا ہے - پس لازم ہے کہ سورۃ الحمد شریف کے ذریعہ صلوٰۃ میں دعا استعانت کی جائے جو کہ خوبیوں میں اس قدر افضل ہے کہ قرآن حکیم کے جملہ مضامین کا خلاصہ اس میں موجود ہے - اور رب کریم کی حمد بھی اس میں اعلیٰ پیمانہ پر کی گئی ہے - اس لئے ہر مومن کا فرض ہے کہ بموجب احکام خداوندی دعاء استغفار کے ساتھ الحمد شریف کی تلاوت بھی کیا کرے "

(صلوٰۃ المرسلین از صفحہ ۲۴ تا صفحہ ۵۰)

ناظرین کرام! قطع نظر اسکے کہ مصنف اپنے دعوے میں کامیاب ہوا ہے یا نہیں - ہمیں خوشی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اس امر میں متفق ہو گیا ہے کہ سورہ الحمد نماز میں بہر حالت ہر نمازی کو پڑھنی چاہئے - حالانکہ اسی رسالہ کے صفحہ ۲۵ پر اس نے سورہ الحمد پڑھنے کا ثبوت ہم سے طلب کیا ہے مگر یہاں آکر خود ہی اس کا ثبوت دیدیا ہے - معلوم نہیں کہ ہمارے صبر کا نتیجہ ہے یا خدائی تصرف ہے -

اب ہم اس کے استدلال پر نظر کرتے ہیں -

مصنف سبّح کا ترجمہ نماز پڑھ کرتا ہے - حالانکہ ہم قاموس کے حوالہ سے بتا آئے ہیں کہ سبّح کے اصلی معنی ہیں قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ یعنی سبحان اللہ کہو - ملاحظہ ہو اہلحدیث مورخہ ۱۲ - مئی - صفحہ ۸

بہرحال ناظرین غور فرمائیں کہ یہ لوگ حدیث نبوی کو چھوڑ کر کس مصیبت میں پھنستے ہیں اور اپنے اعمال اور عقائد کو کس سینہ زوری سے کرتے ہیں۔ (باقی)

قادیانی مشن

مامور اور مصلح اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے

اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۲۷ - مارچ سنہ رواں میں عنوان بالا سے ایک مضمون شائع ہوا تھا جو آج ۲۰ - مئی کو ہماری نظر سے گذرا جسے دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے - کیونکہ یہ عنوان ہمارے اور امت مرزائیہ (بہر دو صنف) کے درمیان فیصلہ کن ہے ہم اپنے معلومات کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ قادیانی تحریک کے لئے دو ہی امور فیصلہ کن ہیں - سب سے پہلے مرزا صاحب کا آخری فیصلے والا اعلان - دوسرے مذکورہ بالا عنوان - آخری فیصلے کے متعلق تو اہلحدیث ۲۶ مئی میں کافی بحث ہو چکی ہے - آج ہم اس عنوان کے ماتحت امت مرزائیہ کے مامور اور مجدد کو جانچتے ہیں - سب سے پہلے اخلاق کی تعریف ہو جانی چاہئے - اخلاق نویسوں نے اخلاق کی مختلف تعریفیں اور قسمیں بتائی ہیں - مثلاً شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں :- ؏

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

یعنی جو کچھ تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے پسند نہ کرو - مثلاً بدگوئی اگر تم اپنے لئے نہیں چاہتے تو دوسروں کے حق میں بھی بدگوئی نہ کیا کرو - استاد صائب ایرانی کہتے ہیں ؎

دہن خویش بہ دشنام میالا صائب
کیں زرقلب بہر کس کہ دہی باز دہد

قرآن شریف نے اخلاق کے متعلق بڑا تاکیدی حکم فرمایا ہے - اسی لئے اخلاق کی تعریف بھی مستنبط ہو سکتی ہے - غور کیجئے - کس محبت اور مودت سے ارشاد ہوتا ہے

قُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ط إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا

یعنی میرے بندوں سے کہہ دو کہ جو بات کہا کریں بہت اچھی کہا کریں - شیطان سخت گوئی سے ان میں فساد ڈلوا دیگا کیونکہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے -

اخلاق کی یہ تعریفات سب کو مسلم ہیں اس لئے ان کو معیار قرار دیکر طول دینا کچھ ضروری نہیں بلکہ قادیانی مصلح کو ان پر جانچنا ہمارا مقصد ہے کیونکہ پیغام صلح نے اس عنوان کے ماتحت مرزا صاحب (مصلح قادیانی) کے حق میں لکھا ہے :-

"ابھی زمانہ قریب ہی میں ایک مرد کامل کا ظہور ہوا - ایک بہت بلند اخلاق کا انسان دنیا کے ایک غیر معروف مقام سے اٹھا اور اس کا اٹھنا قیامت ہو گیا - اس سے تمام مذہبی دنیا میں اپنی اخلاقی اور علمی شوکت سے شدید دھمل پیدا کئے - اس کی اخلاقی اور علمی عظمت پر متعصب دشمنوں نے بھی شہادت دی ہے - اس عظیم الشان انسان کے سانحہ ارتحال پر تمام اسلامی دنیا نے

ماتم کیا ہے؟ (پیغام صلح لاہور ۳۰ مارچ)

اہلحدیث: پیغام کا یہ قول محض دعویٰ ہے جس کا ثبوت اس نے نہیں دیا۔ اس لئے اس کا کام ہم ہی کئے دیتے ہیں۔ تاکہ قادیانی مصلح کا اخلاق پرکھا جائے آپ علمائے اسلام کے حق میں کیا ہی لطیف فقرات فرماتے ہیں:۔

(۱) اے بدذات فرقہ مولویاں } انجام آتھم
(۲) اے یہودی خصلت مولویو! } انجام آتھم

(۳) مولوی محمد حسین۔ مولوی احمد اللہ۔ ثناء اللہ جھوٹے ہیں۔ کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵)

(۴) میرے منکر بغایا (کنجنیوں) کی اولاد ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷)

(۵) اس نالائق نذیر حسین (حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی) اور ان کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین بٹالوی کا یہ افترا ہے۔ (مواہب الرحمٰن ص ۱۲۷)

کہاں تک لکھیں۔ ہم نے مرزا صاحب کے اس قسم کے اخلاقی فقرات اور ان کے ساتھ ہی آریوں کے گرو سوامی دیانند کی شیریں کلامی کے نمونے ایک رسالے کی صورت میں جمع کر دیئے ہوئے ہیں۔ جس کا نام "دو ربیفارمز" ہے۔ غالباً اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے حق میں سخت کلامی سے کام لیا تو مرزا صاحب نے بھی ان کو ایسا ویسا لکھا۔

ہمارے خیال میں یہ جواب مبطل الزام نہیں بلکہ مؤید الزام ہے۔ کیونکہ علمائے اسلام نے اگر بد اخلاقی کی ہے تو اپنے فعل کے وہ ذمہ دار ہیں۔ نہ وہ مہدی معہود ہیں نہ مسیح موعود۔ لیکن مہدویت اور مسیحیت کے مدعی کو تو جواب میں بھی بد اخلاقی سے کام لینا روا نہیں۔ ورنہ اس میں اور اسکے مخالفین میں کیا فرق رہے گا۔

ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی بات کہنے میں کوئی غلطی محسوس نہیں کرتے کہ بحیثیت تصنیف اور شستہ کلامی کے سر سید احمد خان مرزا صاحب کی نسبت اعلیٰ مرتبہ پر تھے گو وہ بھی اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ نہ تھے۔ کیونکہ آپ علمائے اسلام کے حق میں بحالت خفگی کوڑ مغز ملاں اور شہوت پرست زاہد وغیرہ الفاظ استعمال کر جاتے تھے (اللھم غفرانا)

مختصر یہ ہے کہ ہم قادیان کے مصلح اعظم اور مسیح موعود کو اخلاقی حیثیت سے کسی بلند پایہ پر نہیں دیکھتے باوجود اسکے جب ہم انکے اتباع کو ان کے اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ہمارے منہ سے بے ساختہ یہ شعر نکل جاتا ہے

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(قسط نمبر ۱۲)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

صحابہ کرام کی تعریف سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ پھر خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم ان میں سے بھی خلیفہ اول و دوم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جو شان ہے وہ کسی پر مخفی نہیں آج اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں ان سے بڑھ کر آنحضرت کا عاشق ہوں یا ان سے زیادہ متبع رسول علیہ السلام ہوں تو میں کیا دنیا کا ہر وہ انسان جس نے صحابہ کے حالات پڑھے ہیں بلا تامل کہہ اٹھیگا کہ یہ شخص پرلے سرے کا شیخی باز بلکہ کذاب ہے۔ باوجود صحابہ کرام کی اس قدر علو شان کے بھی ان میں سے کسی کو نبی نہ بنایا گیا حالانکہ ان میں ایسے انسان موجود تھے جو نبوت کے بار گراں کو اٹھا سکتے تھے۔ چنانچہ ترمذی شریف میں فرمان نبوی موجود ہے کہ

لو کان بعدی نبی لکان عمر

یعنی تقدیر الٰہی میں میرے بعد اگر کسی شخص کو مقام نبوت دیا جانا مقدر ہوتا تو عمر رضہ کو دیا جاتا

اس حدیث سے صاف واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں خدا کے علم و تقدیر کے اندر کسی نبی کی بعثت مقرر ہی نہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے فنافی الرسول، آنحضرت کی عکسی تصویر، اور ظلی محمد علیہ السلام (ملاحظہ ہو مرزا صاحب کی کتب فتح اسلام ازالہ ص ۱۴۲ ط ۲۔ ایام الصلح ص ۱۶۳) کو محض اسی لئے نبوت نہ دی گئی کہ نبوت ختم ہو چکی تھی۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا ہے کہ

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون (بخاری)

یعنی بنی اسرائیل میں یہ سلسلہ رہا ہے کہ جب ایک نبی فوت ہوتا اس کا خلیفہ بھی نبی ہوتا مگر میرے بعد ایسا نہیں ہوگا کیونکہ میرے بعد نبی ہی نہیں ہاں خلفاء بکثرت ہونگے۔

اس فرمان نبوی صلعم نے تو امت کو ظلی و بروزی بھول بھلیوں سے بچانے کے لئے تصریحاً بتا دیا کہ میرے بعد خلیفے تو بے شک ہونگے مگر نبی ہرگز نہ ہوگا باوجود اس قدر کھلی کھلی ہدایات کے بھی نہ ماننے والوں نے نہ صرف یہ کہ نہ مانا بلکہ الٹا ان تصریحات نبویہ کو محرف کر کے اجراء نبوت کا مسئلہ ان سے نکالنے کی کوشش کی۔ چنانچہ خلیفہ صاحب قادیانی نے ان احادیث پر یہ گوہر افشانی فرمائی ہے:۔

"ان (احادیث) سے محض اتنا معلوم ہوتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ہم اس کے خلاف نہیں کہتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ یہی بیان فرمایا کہ پہلے نبیوں کے بعد جلد ہی ان کی قومیں خراب

سلہ قیمت ۸/ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

کھربات مرزا۔ مرزا صاحب کی تحریرات سے مرزا (۹۶۱) جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۸/ پتہ۔ منیجر اہلحدیث

ہو جاتی تھیں مگر۔ (یہ) (امت ایک ہزار کے سال کے عرصہ میں خراب ہوگی تو ایک شخص مقام نبوت پر کھڑا ہوگا۔

(ریویو ماہ ستمبر ۳۸ء صلا)

معمار ہم نے خلیفہ جی کے اس مضمون کو آگے پیچھے نیچے اوپر ہر طرح سے دیکھا۔ بخدا ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم نے احادیث نبویہ کو بھی دیکھا جن پر اس وقت گفتگو ہو رہی ہے ان میں کوئی ایک فقرہ موجود نہیں۔ جس کا یہ ترجمہ ہو کہ آنحضرت کی امت ہزار سال میں خراب ہو جائیگی تو ایک نبی مبعوث کیا جائیگا۔

نہ معلوم خلیفہ صاحب یہ سطور لکھتے وقت کہاں تھے۔ بہرحال اس میں کچھ راز ہے۔ جسے کھولنا خلیفہ صاحب یا اڈیٹر صاحب ریویو کا کام ہے۔

رہ گیا یہ امر کہ خلیفہ جی نے اس جگہ "لا نبی بعدی" کے معنی معًا بعد کئے ہیں۔ سو اس کے متعلق میرا پہلا سوال خلیفہ صاحب سے یہ ہے کہ آپ تو لا نبی بعدی کے معنے "خاتم نبوت" کرتے آئے ہیں۔ یہاں آکر اس ترجمہ کو کیوں چھوڑ دیا؟ ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

قارئین کرام! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ لا نبی بعدی اگرچہ متعدد بار فرمایا ہے مگر مضمون ایک ہی ہے۔ خلیفہ صاحب نے اگست ۳۸ء کے پرچہ میں مسئلہ اجرا نبوت کے راز کو لفظ مبشرات میں مستور بتا کر الفاظ فلا رسول بعدی و لا نبی کی شرح یہ کی تھی کہ :-

"اگر آنحضرت نے یہ بات کھول کر بیان کر دی ہوتی کہ وہ نبوت ختم ہے جو شریعت والی ہے (یا جو) براہ راست ملتی ہے۔ لیکن بغیر شریعت اتباع محمدی میں نبوت جاری ہے تو جھوٹے مدعی بھی دعویٰ کرتے (صفحہ) اس لئے یہ احتیاط ضروری تھا کہ ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی جاتی کہ کوئی نبی نہیں آئیگا۔"

(ریویو بابت اگست ص۳۹)

یعنی کلا نبی میں ہر قسم کی نبوت کا ختم ہونا مراد ہے۔ اس کے بعد دوسرا پلٹا کھایا تو ریویو ستمبر ۳۸ء ص۱۱ پر لکھا کہ "بعدیت سے مراد (نبوت) کا خاتمہ ہے" یعنی آنحضرت کی نبوت کو ختم کر کے کوئی نبی نہیں آسکتا تابع شریعت نبی آسکتا ہے۔ یہ معنی ہیں لا نبی بعدی کے۔

اب یہاں آکر یہ نیا رنگ اختیار کیا ہے کہ بعد سے "معًا بعد" مراد ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی نبی نہیں ہو سکتا۔ ہاں کچھ سو سال بعد ہو سکتا ہے۔ اس کو ڑھ پر کھاج یہ۔ آگے جو مضمون آنے والا ہے اس میں بھی خلیفہ صاحب آپ کو پھر یہی بکتے نظر آئیں گے کہ لا نبی بعدی کے معنے خاتمہ نبوت ہی ہیں۔ (ریویو۔ اکتوبر ۳۸ء ص۱۱) آہ! صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصنع ما شئت

لفظ بعدی پر چونکہ ہم گذشتہ نمبروں میں کافی بحث کر آئے ہیں۔ اس لئے مزید ضرورت نہیں۔

ہاں یہ بات ہم مکرر عرض کئے دیتے ہیں کہ احادیث زیر نظر کے الفاظ اس تاویل کے قطعًا متحمل نہیں ہیں کہ آنحضرت کے معًا بعد تو خلافت ہو گی مگر کچھ عرصہ بعد نبوت کا دور شروع ہوگا۔ ملاحظہ ہو۔ آپ کے والد صاحب بھی اس امر میں ہمارے ہمنوا ہی ہیں۔ وہ راقم ہیں کہ

(الف) "قرآن شریف سے ثابت (ہے) کہ اس امت مرحومہ میں سلسلہ خلافت دائمی کا اسی طور قائم ہے جو حضرت موسیٰ کی امت میں تھا۔ صرف اسقدر لفظی فرق رہا کہ اس وقت تائید دین کے لئے نبی آتے تھے اور اب محدث آتے ہیں۔"

(شہادت القرآن ص۶۱ ط ۲)

(ب) "بیعت کرنے والے کے لئے ان عقائد کا ہونا ضروری ہے کہ کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی راہیں قیامت تک کھلی ہیں۔ وحی رسالت ختم ہو گئی مگر ولایت، امامت، خلافت کبھی ختم نہ ہو گی۔" (مکتوب مرزا مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۲ جلد ۱ ص۲۳)

(ج) "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور آنحضرت کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ ولایت کے ہم قائل ہیں۔" (اشتہار مرزا مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۶ ص۲)

(د) "ہمارے رسول خاتم الانبیاء ہیں۔ بعد آنحضرت کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائمقام محدث رکھے گئے ہیں۔"

(شہادت القرآن ص۲۸ ط ۲)

پس ہمارا اور مرزا صاحب کا عقیدہ متعلق ختم نبوت متفق ہے۔ اس کے بعد متبعین مرزا نے جو ایجاد کی وہ ان کی غرض فاسد پر مبنی ہے۔ اس سے ہم متفق نہیں۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

قرآن مجید کے مفسروں نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق الگ الگ طریقے اختیار کئے۔ بعضوں نے روایات کے ماتحت تفسیریں کیں۔ بعض نے علم کلام کے ماتحت باوجود ان میں عملی اختلاف کے ان سب میں ایک اصول متفقہ تھا اور ہے۔ القرآن یفسر بعضہ بعضًا (بہترین تفسیر وہ ہے جو قرآن کی ایک آیت دوسری آیت سے ملے)۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ نے اگر کسی آیت میں اجمال سے کام لیا، تو اس کی تفصیل دوسری آیت میں فرمائی۔

درس قرآن میں مجھے یہ طریق بہت پسند آیا۔ میں نے چاہا کہ مسلمانوں میں تفسیر کے متعلق یہ مذاق پیدا ہو جائے جو سب علماء مفسرین کا متفقہ چلا آیا ہے یعنی تفسیر القرآن بالقرآن۔

اس خیال کے ماتحت میں نے تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن بتوفیقہ لکھی جسکو ملک کے ہر گوشہ میں عمومًا، ممالک عربیہ (مصر وغیرہ) میں خصوصًا اسکو قبولیت حاصل ہوئی میں اس خیال میں تھا کہ مصر میں اس کو طبع کرایا جائے۔ خدا نے مسبب الاسباب نے مصر کے ایک مطبع والے کے دل میں ڈالا۔ انہوں نے مجھ سے اسکے طبع کرانے کی اجازت پوچھی۔ میں نے بخوشی اجازت دیدی۔ وہاں سے طبع ہو کر آنے میں شائد مدت دراز

لگے گی خود خدا جانے وہ قیمت کیا دکھیں۔ اس لئے میں کم استطاعت شائقین تک تفسیر پہنچانے کیلئے اعلان کرتا ہوں کہ بجائے چار روپیہ کے قیمت تین روپیہ کر دی گئی ہے۔ ناظرین تفسیر کا طریقہ دیکھیں اور اس کو غور سے پڑھیں تو وہ اس طرز کلام کو غیر مسبوق پائینگے۔

یہی بھول چوک سو انسانی فطرت کا لازمہ ہے۔

اما السہو و النسیان فقل ما یخلو منہ الانسان

؎ بزرگ مند نشیدہ ام عیب جو (سعدی)

پس شائق ناظرین تفسیر دیکھنے میں جلدی کریں۔

(ابوالوفاء)

بریلوی مشن

امرتسر میں ایک اور بدعت کی ایجاد

پہلی بدعات ہی ختم ہونے میں نہیں آتی تھیں کہ آئے دن نئی بدعتیں نکل رہی ہیں۔ ہمارے سامنے ایک بدعت پیدا کی جاتی ہے اور اسکو بڑی شان کے ساتھ ترقی دیکر کہا جاتا ہے کہ یہ عظمت اسلام کا کام ہے۔ حالانکہ اس کی ایجاد اور عمل کرنے والے اسلام کا نمونہ اپنے میں نہیں دکھاتے۔ نہ شکل میں نہ صورت میں نہ اعمال میں۔ اسی طرح کسی زمانے میں تعزیے کی رسم جاری ہوئی تھی جو ترقی پاکر آج ایک اسلامی تہوار بنایا گیا۔ اس کے بعد میلاد النبی کی رسم جاری ہوئی۔ وہ بھی ترقی پاکر ایک اسلامی تہوار بن گیا۔ اب امرتسر میں ایک نئی بدعت ایجاد ہوئی ہے۔ جس کا نام ہے:۔

"بڑے پیر صاحب کی گیارھویں کا جلوس"

اہل بدعت کو بدعتیں ایجاد کرنے کا ایسا شوق ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی ایجاد کرتے رہتے ہیں جنکو بڑے انہماک سے ترقی دیتے ہیں۔

انجمن اہل حدیث امرتسر ایسی بدعات کا مقابلہ ہمیشہ کیا کرتی ہے۔ ہر موقعہ پر بذریعہ اشتہار مسلمانوں کو بدعت سے بچنے اور توحید و سنت کی ہدایت کرتی رہی ہے۔ خدا اس کو قوت بخشے اور اس کے کام میں برکت دے۔ چنانچہ اس موقعہ پر اس نے جو اشتہار تقسیم کیا وہ درج ذیل ہے:۔

"بڑے پیر صاحب کی گیارھویں اور نماز"

از انجمن اہل حدیث امرتسر

آج کل ایک بڑا اشتہار شہر امرتسر میں دیواروں پر چسپاں ہے۔ جس میں پیر صاحب کی گیارھویں کا جلوس نکالنے کا ذکر ہے۔ ہم اس جلوس کی بابت زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اہالی امرتسر سب جانتے ہیں کہ یہ تو آجکل کی ایجاد ہے۔ کوئی دینی کام یا کار ثواب نہیں۔ ہاں جو کام ہم بتاتے ہیں وہ دینی کام، کار ثواب اور حضرت پیر صاحب جیلانی قدس سرہ کا پسندیدہ فعل ہے۔

برادران اسلام! اسلام میں سب سے بڑا کام نماز ہے جس کی نماز مطابق سنت نبویہ اور موافق تعلیم بڑے پیر صاحب ہوگی وہ قبول ہوگی۔ اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں۔ اس لئے ہم حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم متعلقہ نماز پیش کرتے ہیں۔ حضرت پیر صاحب اپنی مشہور کتاب غنیہ میں نماز کا طریقہ یوں فرماتے ہیں:۔

اَمَّا الْهَيْئَةُ فَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ هَيْئَةً رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ ثُمَّ اِرْسَالُهُمَا بَعْدَ الرَّفْعِ وَوَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فَوْقَ السُّرَّةِ وَالنَّظْرُ اِلٰى مَوْضِعِ السُّجُوْدِ وَالْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ وَآمِيْنَ وَالْاِسْرَارُ بِهِمَا الخ۔ (غنیۃ الطالبین مطبوعہ مصر ص)

یعنی حضرت پیر صاحبؒ فرماتے ہیں نماز اس طرح پڑھنی چاہئے۔ شروع میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر تکبیر کے ساتھ ناف سے اوپر ہاتھ باندھے۔ پھر رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اسی طرح ہاتھ اٹھائے جسکو رفع یدین کہتے ہیں۔ سجدہ کی جگہ پر نظر رکھے اور قراءۃ اور آمین بالجہر کرے اور (سریہ میں) آہستہ۔

برادران! یہ ہے بڑے پیر صاحبؒ کی تعلیم۔ کیا ہم کو یہ لازم ہے کہ ہم حضرت ممدوح کی فرمودہ ہدایت کے مطابق عمل کریں یا اپنے پاس سے کھیل تماشہ بنائیں۔

بھائیو! اللہ سے ڈرو۔ بزرگوں کی محبت کا دعوے کرتے ہو تو ان کی تعلیم پر عمل کرو۔ نہ یہ کہ تعلیم کو پس پشت ڈال کر من مانی کاروائی کرو اور کھیل تماشوں اور جلوسوں میں وقت ضائع کرو۔

بھائیو! ہم نے تو جو کہا وہ پیر صاحبؒ کی کتاب سے بتا دیا۔ آپ کے پاس بھی کوئی ثبوت ہے تو بتاؤ۔ جس سے ثابت ہو کہ گیارھویں کرنا اور جلوس نکالنا پیر صاحب نے کہاں فرمایا ہے۔ اللہ سے ڈرو اور مخلوق خدا کو غلطی میں نہ ڈالو۔ آخر مرنا ہے۔ یہ یقین رکھو

دنیا روزے چند عاقبت با خداوند

المشتہر:۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر ۳۰/۵/۳۹

حسنِ عمل

(از مولوی عبدالرحمن صاحب خلیل قریشی نظام آبادی)

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

قرآن پاک کی پاکیزہ اور صاف سادہ تعلیم نے سب سے اچھا اثر جو مسلمانوں میں پیدا کیا وہ ان کی ذہنی اور اخلاقی اصلاح اور درستی ہے۔ تمام بداخلاقیاں

تفسیر واضح البیان ۔ ... (۶۱۸) اردو زبان میں ...

دور کر کے حسن اخلاق اور اصلاح بین الناس سکھلا کر مسلمانوں کو شرافت و تہذیب کے اعلیٰ معیار پر بلند کر دیا گیا۔

اسلامی مبلغین اور واعظین حضرات جہاں عوام الناس کو وعظ و تلقین کے ذریعہ قرآن و حدیث کی تعلیم سے واقف کرتے تھے۔ ہاں وہ بذاتِ خود بھی عمل و اخلاق کا مجسمہ ہوتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ لوگ اسلام کی طرف کھچے چلے آتے تھے جب سے عمل گیا وعظ و تلقین کی محض رسم رہ گئی اثر بالکل مفقود ہو گیا۔ جن واعظین پر قرآن و حدیث کی تعلیم کا اثر تھا اور وہ اس رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ ان کی نیکی تہذیب اور شرافت حسن اخلاق احسن عمل قول لین دعوت بالموعظۃ والحکمۃ کے رنگ میں بہت جلدی مخاطبین رنگے جاتے تھے اور اُن کا یہ رنگ مستقل رنگ ہوتا تھا۔ لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا عمل و اخلاق ہاتھ سے چھوٹتا گیا۔ بدتہذیبی اور سوقیانہ پن نے سنجیدگی اور متانت کی جگہ لے لی۔ مذہبی واعظ بھی اُس قرآنی تعلیم کو چھوڑ کر اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آئے۔ عرصہ سے الفقیہ کے ایک سنئے نامہ نگار واعظ مولوی بشیر صاحب کا اخبار اہلحدیث میں چرچا ہو رہا ہے۔ میں جب چونڈہ میں تھا تو اُن دنوں یہ صاحب ابھی نو آموز واعظ تھے اور ان کے بتدیانہ مواعظ کا دیندار طبائع کچھ اچھا اثر قبول نہیں کر رہی تھی ہمیں بھی ان صاحب سے نیاز حاصل کرنے کا خیال ہوا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوتا کہ جہاں اس فقیر کی آمد کی آواز بلند ہوتی یہ نئے واعظ صاحب وہاں سے ہمیں تشنۂ دیدار رکھ کر کسی اور جگہ تشریف لے جاتے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حرف ضاد کے تلفظ کے متعلق میرا مضمون اخبار اہلحدیث میں شائع ہوا تھا۔ برخوردار بشیر صاحب کے والد بزرگوار مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی اس مضمون پر بہت سٹ پٹائے۔ چونکہ دلائل بفضلہ مسکت اور خاموش کن تھیں۔ آپ سے جواب تو بن نہ آیا۔ لیکن ایک ملاقات کے موقع پر کچھ زبانی گفتگو ہوئی تھی جس میں مولوی صاحب کی مایوسی قابل رحم

تھی۔ آخر ایک گرامی نامہ میں اتنا پوچھنے کی جرأت فرمائی کہ تم جو اپنے آپ کو اہل حدیث اور عامل بالحدیث کہلاتے ہو کوئی حدیث ایسی دکھلاؤ جس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ صریحاً فرمایا ہو کہ حرف "ض" کو ظاد پڑھا کرو اور دواد مت پڑھا کرو۔ میں یہ آپ کا نوازش نامہ پڑھ کر بہت خوش ہوا اور غنیمت سمجھا کہ آخر کسی مسئلہ کی دلیل میں حدیث شریف کو قابل سند تو خیال فرماتے ہیں۔ وہ زمانہ تو ان کا تھا کہ اُنہوں نے بزرگوں کو دیکھا ہوا تھا۔ اور ان کی تہذیب و تعلیم سے حسن اخلاق اور حسن تکلم سے اگر مکمل نہیں تو کم از کم اکثر حصہ میں واقف و آشنا تھے کہ اور نہیں تو اپنی کسی بات کو کم از کم کسی حدیث کی دلیل سے مبرہن کرنا باعث پختگی خیال فرماتے تھے۔ لیکن آج یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ صاحبزادہ صاحب کے ملفوظات طیبات اس قدر شوخ اور بے باکانہ ہوتے ہیں۔ جس میں اُن کو نہ قرآن اور نہ حدیث کی ضرورت و احتیاج بلکہ وہ اپنی واعظانہ شان کو اس سے اعلیٰ اور ارفع سمجھتے ہیں۔ چندن ہوئے اخبار "اہلحدیث" میں مسدس حالی کی طرز پر واعظ صاحب کے اشعار بطور نقل شائع ہوئے تھے وہ پرچہ اس وقت میرے سامنے نہیں۔ صرف ایک لفظ کو میں اس وقت سامنے رکھتا ہوں جو میرے لئے باعث قلق ہوا۔ میرے لئے کیا بلکہ ہر ایک مسلمان اس کو اخلاقی موت سمجھتا ہے۔ مخالفین کو ایسے سوقیانہ الفاظ سے مخاطب کرنا جن کو وہ مکروہ سمجھتے ہوں کس حد تک اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔ قرآن شریف سخت ترین دشمن کے مقابلہ میں بھی شیریں زبانی کی تاکید فرماتا ہے۔ حضرت ہارون و موسیٰ علیہما السلام کو فرعون کی قوم کی تبلیغ کے لئے بھیجا تو حکم ہوا کہ قولا لہ قولا لینا "ا نرم بات نرم کرنا"۔ لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے۔ مولوی بشیر صاحب جماعت حقہ اہل حدیث کثر اللہ سوادہم کو لفظ "وہبڑنے" سے پکار کر اپنی خانگی تعلیم کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم کا صریح اور صاف ارشاد ہے جو چنانی کی آیات سے ظاہر ہے کہ مسلمانو!

کوئی قوم کسی قوم کو تمسخر نہ کیا کرے شاید وہ لوگ اُن سے اچھے ہوں۔ کوئی عورت کسی عورت کو باعث استحقار سے نہ ٹھکرائے شاید وہ اُس سے اچھی ہو مسلمانو! ایک دوسرے کو عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو غیر مہذب اور قبیح اور ناپسندیدہ الفاظ سے مت پکارا کرو۔ ایک مسلمان کے شایان شان نہیں ہے کہ کسی مخاطب بھائی کو اسے ناپسندیدہ اور فاسقانہ الفاظ سے اُسے چڑانے کے لئے پکارے۔

میں مولوی بشیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ وہ ازراہ کرم فرمائیں کہ مؤمنین اہل حدیث کو جنہوں نے اپنی سرفروشانہ سرگرمیوں سے ہندوستان میں کفر و شرک کی بنیادیں اکھاڑیں۔ قبر پرستی، پیر پرستی، مراسم شرکیہ اور بدعات سیئہ کو تن من دھن سے مٹانے کی کوششیں کیں۔ فضائے ہند میں توحید کی صدائیں بلند کیں۔ شرک اور غیر اللہ کی پرستش میں خلق اللہ بھٹک رہی تھی۔ اس جماعت نے ان کو توحید حقیقت اسلام سے روشناس کرایا[۱]۔ معاندین اسلام آریہ سماجی اور عیسائیوں سے حق و راستی کی حمایت میں فیصلہ کن مناظرے کئے۔ ملک کے کونے کونے میں صدائے توحید (حقیقی مقصد اسلام) بلند کی اس جماعت کے پیشواؤں نے علمی دلائل و براہین بحثوں اور مناظروں سے تبلیغ و اشاعت علوم دینیہ سے مخالفین و معاندین اسلام کا ناطقہ بند کر دیا۔ ایسی جماعت کو جو ہادی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اصلی اور سچی تعلیم کا مجسم نمونہ، حق و صداقت کی نشر و اشاعت میں دلیر بے باک اور جری ہے۔ ایسے "سوقیانہ" اور غیر مہذب الفاظ "وہبڑے" سے پکارنا کہاں کی اسلامی تہذیب ہے اور کہاں کی حنفیت ہے۔

اگر حقیقی حنفیت اور مقلدیت کا یہی مظاہرہ ہے[۲]

---

[۱] اس کے متعلق کسی آیندہ اشاعت میں مفصل لکھونگا انشاء اللہ۔ ذالک ذکریٰ للذاکرین۔ (خلیل)

[۲] یہی بات تو باعث رنج ہے۔ اجعل الہ لہۃ الہا واحدا۔ (خلیل)

ahmadimuslim.de

تو آپ کو مبارک ہیں لیکن خدا کے لئے ہمنا یاد رکھو میلے پیر زنا سب الفاظ کے استعمال سے علم اور تہذیب کو آٹھ آٹھ آنسو مت رلاؤ۔ آپ ابھی نوجوان ہیں آپ میں جوش عمل ہے۔ لیکن عزیزم خدارا اس جوش کو اگر آپ مسلمانوں کی اصلاح اور اتحاد باہمی اور اصلاح ذات البین پر صرف کریں تو دین و دنیا میں سرخرو ہونگے۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ آپکے معتقدین یہ کہکر خوش ہونگے کہ آج مولوی صاحب نے وہابیوں کی خوب خبر لی۔ لہذا آپ یہ تعریف سن کر خوش ہو جائیں لیکن اگر آپ کے دل میں اللہ رب العالمین کا ذرہ بھی خوف موجود ہے تو خلوت میں آپ کا ضمیر ضرور آپ کو ملامت کریگا۔ اور قیامت کو جب اقرأ کتابک کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا کے خطاب سے آپ مخاطب ہونگے۔ اسوقت کونسی خدمت اسلام آپ پیش کرینگے

اند کے باتو گفتم و بدل ترسیدم
کہ آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

حضرت مجدد الف ثانیؒ اور زمانہ حال کے اہل بدعت

بہت سے جاہل نام کے مسلمان، شہیدوں اور بزرگوں کے لئے مرغوں بکروں وغیرہ جانوروں کی نذریں مانتے ہیں اور جب ان کے پورا کرنے کا وقت آتا ہے تو ان جانوروں کو ان شہیدوں یا بزرگوں کی قبروں یا ان سے خصوصیت رکھنے والے کسی اور مقام پر لے جاکر ذبح کرتے ہیں (میاں کبیر کی گائے، شیخ سدو کا بکرا۔ سید سالار یا شاہ مدار کا مرغا یہ سب اسی قبیل سے ہیں) علمائے اہل سنت اس فعل کو "شرک" کہتے ہیں اور ہمارے زمانہ کے اہل بدعت "ایصال ثواب" کی تاویل سے اس سب خرافات کو ٹھیک و درست اور ان ذبائح کو "حلال طیب" ٹھیراتے ہیں۔ اہل سنت اور اہل بدعت کا یہ بھی ایک مشہور نزاعی مسئلہ ہے۔ اب حضرت مجدد قدس سرہٗ کا فیصلہ اس بارہ میں ملاحظہ فرمائیے

"و حیوانات راکہ نذر مشائخ مے کنند و بر سر قبرہائے ایشاں رفتہ آں حیوانات ذبح مے نمایند، در روایات فقہیہ ایں عمل را نیز داخل شرک ساختہ اند و دریں باب مبالغہ نمودہ ایں ذبح را از جنس ذبائح جن انگاشتہ اند کہ ممنوع شرعی است و داخل دائرہ شرک"

(مکتوب ۴۱ دفتر سوم ۴۲)

اور بزرگوں کے لئے جو حیوانات (مرغوں بکروں وغیرہ) کی نذریں مانتے ہیں اور پھر ان کو ان کی قبروں پر لے جاکر ذبح کرتے ہیں تو فقہی روایات میں اس فعل کو بھی شرک میں داخل کیا ہے۔ اور فقہاء نے اس باب میں پوری شدت سے کام لیا ہے اور ان قربانیوں کو جنوں (دیوؤں اور دیویوں) کی قربانی کے قبیل سے ٹھیرایا ہے جو شرعاً ممنوع اور شرک ہیں۔

حضرت مجدد قدس سرہٗ کا یہ واضح فیصلہ ہے کہ جاہل قبر پرست شہیدوں اور بزرگوں کی نذر کے طور پر جو جانوروں کی قربانی کرتے ہیں وہ داخل شرک ہے نیز حضرت قدس سرہٗ کی اس تصریح سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ "روایات فقہیہ" میں بھی اس کو شرک ہی قرار دیا گیا ہے۔ اور "فقہا" کے نزدیک اسکی حیثیت "ذبائح جن" ہی کی سی ہے۔ یعنی ان جانوروں کی سی جن کی قربانی دیوؤں دیویوں یا پریوں کے لئے کی جاتی ہے۔

"لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ"۔

پیروں اور بیبیوں کا روزہ اور ایام معینہ میں خاص طریقوں اور مخصوص کھانوں کے ساتھ ہنگوں کی فاتحہ

بہت سے مقامات پر جاہل عورتوں میں اب تک رواج ہے کہ وہ اپنی حاجتوں کے لئے خاص خاص دنوں میں پیروں، شہیدوں اور بعض بیبیوں مثلاً حضرت بی بی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے نام کے روزے منسوب کرتی ہیں۔ اور ان کو اپنی حاجت برآری کا ذریعہ سمجھتی ہیں۔ علماء اہل سنت کے نزدیک یہ بھی داخل شرک ہے۔ اور اہل بدعت اس میں بھی ایصال ثواب کی وہی فرسودہ حیلہ نکال کر اسکو بھی جائز بلکہ امر مستحسن گردانتے ہیں۔ حضرت مجدد قدس سرہٗ اس بارہ میں بھی صاف ارقام فرماتے ہیں:۔

"و ازیں عالم است صیام نساء کہ بہ نیت پیراں بیبیاں نگاہ دارند و اکثر نامہائے ایشاں را از خود تراشیدہ روزہائے خود را بنام آنہا نیت کنند و در وقت افطار از برائے ہر روزہ خاص بوضع مخصوص تعین سے نمایند و تعین ایام نیز مے کنند از برائے صیام و مطالب و مقاصد خود را بایں روزہا مربوط مے سازند و بتوسل ایں روزہ از ایشاں حوائج مے خواہند و روائے حاجت خود را از آنہا مے دانند۔ ایں شرکت در عبادت است و بتوسل عبادت غیر حاجات خود را از ان غیر خواستن است شناعت ایں فعل را نیک باید دریافت ..... و حیلہ است آنچہ بعضے از زناں در وقت اظہار شناعت ایں فعل گویند کہ ما ایں روزہا برائے خدا نگاہ مے داریم و ثواب آں بہ پیراں مے بخشیم۔ اگر دریں امر صادق باشند تعین ایام از برائے صیام چہ درکار است و تخصیص طعام و تعین اوضاع شنیعہ مختلفہ در افطار برائے چیست

(مکتوب ۴۱ دفتر سوم ۴۲)

اور شرک ہی کے قبیلہ سے ہیں عورتوں کے وہ روزے جو وہ پیروں اور بیبیوں کی نیت سے رکھتی ہیں اور ان میں سے اکثر کے تو نام بھی خود انہی کے تراشے ہوئے ہیں۔ اور انہی خود ساختہ ناموں پر وہ روزے رکھتی ہیں۔ اور ہر روزہ کے افطار کے لئے انہوں نے خاص طریقے مقرر کئے ہیں اور ان روزوں کے دن بھی الگ الگ مقرر ہیں۔ یہ بدبخت اور جاہل عورتیں اپنی حاجتوں کو ان روزوں سے وابستہ کرتی ہیں

مجددیہ - حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ۲۶۵ مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ قیمت (۳۰) ... دفتر اہلحدیث

اور ان بعض دنوں ہی کے وسیلے سے اپنی مرادیں ان پیروں یا بیبیوں سے مانگتی ہیں اور ان کی حاجت روائی کا اعتقاد رکھتی ہیں۔ اور یہ بلاشک شرک فی العبادت اور غیر اللہ کی عبادت کے ذریعہ اسی غیر سے اپنی مرادیں چاہتا ہے۔ اس مشرکانہ فعل کی شناعت و خرابی اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے ...... اور وہ جو بعض عورتیں اس کے جواب میں یہ تاویل کرتی ہیں کہ ہم یہ روزے اللہ کے واسطے رکھتے ہیں اور ان کا ثواب پیروں کو بخشتے ہیں۔ سو یہ محض ان کا حیلہ ہے۔ ورنہ اگر وہ اس بات میں سچی ہوتیں تو ان روزوں کیلئے خاص ہی دنوں کا تعین کیوں ہوتا اور پھر افطار میں خاص قسم کے کھانوں اور خاص طریقوں کے اہتمام کے کیا معنی ؟

حضرت مجدد قدس سرہٗ کے اس ارشاد گرامی سے ایک طرف تو پیروں اور بیبیوں کے نام کے روزوں کا شرک ہونا معلوم ہوا۔ اور دوسری طرف یہ اصول بھی صاف ہو گیا کہ اگر کسی بزرگ کو صرف ایصال ثواب مقصود ہو تو پھر دن، تاریخ کے تعین، اور کسی خصوص ہی کھانے کے اہتمام اور کسی خاص ہی طریقے کے التزام کے کوئی معنی نہیں۔ اور جو جاہل لوگ بزرگوں کی فاتحہ میں یہ سارے التزمات و اہتمامات کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت کسی مخفی اعتقادی خرابی اور مشرکانہ قسم کی کسی توہم پرستی میں مبتلا ہیں اور ایصال ثواب کی آڑ وہ صرف حیلے کے لئے لیتے ہیں۔

یہی ہے وہ زریں اصول جس کی بنا پر علماء اہل سنت مروجہ گیارھویں بارھویں، بی بی کی صحنک شیخ عبد الحق کے توشہ، سہمنی شاہ بوعلی قلندر وغیرہ وغیرہ کو سختی سے ناجائز کہتے ہیں۔ اور اس بارہ میں غیر معمولی شدت برتتے ہیں۔"

(الفرقان بریلی صفحہ ۱۳ بابت ربیع الاول ۱۳۵۹ھ)

تحفۂ مجددیہ۔ حضرت مجدد سرہندیؒ کے اکثر مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ قیمت ۵۰ نئے پیسے۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اہل حدیث کانفرنس کے استحکام

مَیں کس طرح چاہتا ہوں !

(از ملک ابو یحیٰی امام خان صاحب نوشہروی)

مَیں چند مہینوں سے کانفرنس پر کیوں مضمون لکھ رہا ہوں۔ آپ کے نزدیک بے کاری کا مشغلہ سہی مگر میرا حال یہ ہے کہ ؎

تیری صدا پہ کان، زبان تیری ترجمان
جو گیت سُن رہا ہوں وہی گا رہا ہوں مَیں

اسلام مرکزیت سے کب ناآشنا رہا۔ جو مَیں اس کی تمنا نہ کروں۔ آخر تو ہندوستان میں ہمارا مرکز بھی ہونا چاہئے۔ جس کی قوت و استحکام ہمارے تمام دینی امور کی ضابط ہو۔ اور اس سے انکار کیا ہی نہیں جا سکتا کہ ہماری موجودہ تمام انجمنوں میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سب سے پہلی انجمن ہے۔ کانفرنس کے بانیوں میں اس (مرحوم) بزرگ کا ذکر ضروری ہے۔ جس پر تمام اہل حدیثوں کو یکساں اعتماد تھا۔ غفران مآب مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔ جنہوں نے شہید دہلوی کی تحریک توحید کو زندہ کر دیا۔ اس کانفرنس کے بانی تھے۔ ... [illegible] ... زندگی کے آخری لمحوں تک اس شمع کے فروزاں رکھنے میں ساعی رہے۔ تاآنکہ خود ان ہی کی شمع حیات بجھ گئی۔ ؏

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

ان کی وفات کے بعد کانفرنس میں بتدریج اضمحلال آتا گیا۔ تاآنکہ وہ ایک نکتہ لایتجزیٰ تک آچکی ہے مگر ابھی وجود باقی ہے۔ اس کے نشوونما کی سعی رائیگاں نہیں جا سکتی۔ بشرطیکہ جماعت اسکی طرف توجہ کرے اور کارکنان کانفرنس کو اصلاح و استحکام میں مدد دے۔ اور کاش ایسا ہو سکے !

عرصہ ہوا مَیں نے "زمیندار" لاہور میں ایک مضمون شائع کرایا تھا۔ جس کا موہوم سا خاکہ ذہن میں رہ گیا ہے۔ پس مَیں چاہتا ہوں کہ

(۱) تمام ملک میں اہل حدیث کانفرنس کے ممبر بنائے جائیں۔ جن کی سالانہ فیس چندہ صرف ۴ ر ہو ہر ایک عالم اور صاحب اثر اپنے اپنے حلقہ میں ممبر بنانے میں مسابقت کرے۔ اس میں مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی ممبر بنانے کی طرح ڈالی جائے۔ اگر یہ کوشش مسلسل جاری رہے تو ایک سال میں ایک لاکھ ممبر بننے معمولی بات ہے۔ جس سے فنڈ میں ۲۵ ہزار روپے جمع ہو جائے گا۔

(۲) کانفرنس کی طرف سے ایک فصیح مقرر ملک بھر میں کانفرنس کو روشناس کرانے کے لئے دورہ کریں جو اثنائے دورہ میں ہر مقامی جماعت کی حالت کا جائزہ لے کر صدر دفتر میں بھی بھیجیں۔

(۳) کانفرنس کے چندہ کے لئے جس وفد کی تجویز دو مرتبہ مجلس شوریٰ میں پاس ہو چکی ہے۔ اس پر عمل ... [illegible] ... علمائے کرام کے اس سفر میں "لا یضار کاتب ولا شھید" کو ملحوظ رکھا جائے۔ (فافہم)

(۴) ملک کی تمام انجمنوں کا صدر دفتر کے ساتھ باقاعدہ الحاق ہو۔

(۵) تمام مدرسوں کا صدر دفتر سے باقاعدہ الحاق ہو۔

(۶) تمام جماعتی اخبار[1] ہر اشاعت کا ایک صفحہ کانفرنس کے پروپیگنڈا کے لئے وقف کر دیں۔

(۷) جلسوں، وعظوں اور مدرسوں میں کانفرنس کا ذکر کیا جائے۔

---

[1] "تنظیم" اور "صحیفہ" بھی ؟ (اہلحدیث)

(۸) صدر دفتر میں مناسب اور فنڈ کے مطابق اصلاح کی جائے تاکہ حضرت سے خط وکتابت کا سلسلہ دفتری نظام کے مطابق جاری رہ سکے۔

(۹) کانفرنس کے مداخل ومخارج کی علیحدہ علیحدہ خانہ پری ہو۔ مثلاً

(۱) مدارس فنڈ۔ اس سے صرف مدرسوں کی مدد کی جائے۔
(۲) طلبا فنڈ۔ اس سے صرف نادار طلبا کو وظائف دیئے جائیں۔
(۳) لٹریچر فنڈ۔ اس سے ضروری کتب اشتہارات تقسیم کئے جائیں۔
(۴) مساجد فنڈ۔ اس سے محض مسجدوں کی امداد کی جائے۔
(۵) مقدمات فنڈ۔ مظلوم موحدین کے مقدمات میں اعانت کی جائے۔
(۶) تصنیف فنڈ۔ قدیم وجدید ضروری کتب پر خرچ کیا جائے۔
(۷) دفتر فنڈ۔ صرف دفتر کے لئے۔
(۸) شوریٰ فنڈ۔ مجلس شوریٰ اپنے اختیار سے جسکو جو چاہے۔ عطا کردے۔
(۹) واعظین فنڈ۔ " " " "
(۱۰) غریب فنڈ۔ جماعت کے نادار حضرت کی امداد کے لئے۔

اور ان تمام شعبوں کے حصے ایک تناسب سے قائم کرلئے جائیں۔ پھر جو معطی جس مد میں رقم دے۔ اسی مد میں جمع کی جائے۔ اُسی میں خرچ کی جائے۔ اور مدیں ...

میرا تجربہ ہے کہ مدوں کی تعیین میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو صاحب مدرسوں کی اصلاح وتجدید کے حامی ہیں ان کو کانفرنس کے توسل سے روپیہ صرف کرنے میں سہولت ہوگی۔ اور جو حضرات مساجد میں روپیہ لگانا زیادہ ثواب سمجھتے ہیں انہیں کانفرنس کے ذریعے سے روپیہ دینے میں ایک گونہ لطف بھی آئیگا۔

اسی طرح دوسری تمام مدوں کا ماجرا ہے۔ جن پر مزید غور وخوض سے نئی نئی راہیں سامنے آسکتی ہیں۔

کانفرنس کے لئے ایک مہمان خانہ بھی ضروری ہے جہاں دہلی میں آنے والے اہل حدیث نووارد قیام فرمائیں۔ "جہاں تک میرے معلومات وتجربہ کا تعلق ہے۔ مہمان خانہ سے جہاں زائرین کو قیام وطعام میں سہولت ہوگی۔ وہاں کانفرنس کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔

اگر آپ حضرات بدگمان نہ ہوں تو یہ بھی عرض کروں کہ کانفرنس کا ایک علیحدہ اخبار بھی چاہئے۔ جس کا اڈیٹر کوئی قابل آدمی ہو۔ اور یقین کیجئے کہ کانفرنس کے علیحدہ اخبار سے تمام منزلیں آسانی سے طے ہوتی جائیں گی۔ والسلام!

(ابو یحیٰی امام خان)

اسلام کے زریں اصول

(از قلم مولوی محمد علی صاحب از کالرہ راہوالہ ضلع گجرات)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُم
تحقیق مؤمن بھائی ہیں اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرو (قرآن مجید)

(اصلاح) زمانہ نبوی میں تمام مسلمانوں کی ایک ہی رائے ہوتی تھی اور آپس میں از حد اصلاح کرتے تھے۔ کوئی کسی پر ظلم نہیں کرتا تھا۔ خود تو بھوکے رہتے مگر دوسروں کو کھلا دیتے تھے۔ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ (ترجمہ) اور ترجیح دیتے تھے اپنی جانوں پر دوسروں کی جانوں کو اگرچہ خود بھوکے رہتے تھے۔" ایک جنگ کا واقعہ ہے کہ چار صحابی قریب شہید ہونے کے تھے اور چاروں ہی پیاسے تھے آواز دیتے تھے کہ پیاس لگی ہوئی ہے۔ ایک آدمی پہلے کے پاس پانی لے جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تو پی لو۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نہیں پیتا ممکن ہے کہ مجھ سے دوسرا زیادہ پیاسا ہو لہذا دوسرے کو دو۔ اسی طرح وہ چاروں کے پاس پانی لے جاتا ہے۔ مگر کسی نے نہ پیا اور چاروں ہی شہید ہوگئے۔ ایسی ہمدردی رکھتے تھے لیکن آج ہم مسلمان اپنے آپ کو سچے مسلمان کہلوانے والے لوگوں پر ظلم کرتے ہیں، کسی کا روپیہ کھا جاتے ہیں، کسی پر ناحق ظلم کرتے ہیں۔ کیا یہ اسلام ہے؟ مسلمان کبھی مسلمان نہیں بن سکتا تاوقتیکہ وہ ظلم کو نہ چھوڑے گا۔ (حدیث) ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے صحابہ سے دریافت کیا مَنِ الْمُفْلِسُ (ترجمہ) بھوکا کس کو کہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس کے پاس نہ مال ہو نہ کھانے کے لئے کھانا ہو۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا نہیں وہ تو غریب ہے۔ مفلس وہ آدمی ہے جو تمام عبادتیں کرتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کا اجر اسکو مانند پہاڑوں کے معلوم ہوگا۔ ادھر دیکھے گا تو خوش ہوگا دوسری طرف دیکھے گا تو خوش ہوگا اس کے بعد تمام حقدار وہاں آجائینگے۔ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی، کسی کا روپیہ کھا گیا ہوگا۔ حکم ہوگا کہ اے حقدارو اپنے اپنے حق ... لے لو۔ وہ اپنے اپنے حق لے کر جنت میں چلے جائیں گے۔ حکم ہوگا کہ اس کو جہنم میں داخل کردو۔"

تو معلوم ہوا کہ نماز روزہ اور تمام عبادتوں کے علاوہ آپس میں اصلاح رکھنا بھی ثواب ہے۔ اور ضروری ہے ورنہ تمام عبادتیں ضائع ہو جانے کا احتمال ہے۔

جیسے خدا تعالےٰ کے بندوں پر حق ہیں اسیطرح مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ جو وہ حق ادا نہ کریگا خدا اس کا حق خود نہ معاف کریگا۔ (حدیث) حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ (۱) جب معافی مانگے تو معافی دیدے۔ (۲) جب بیمار ہو جاوے تو بیمار پرسی کرے۔ (۳) جب جنازہ دیکھے تو فوراً پڑھے۔ (۴) جب السلام علیکم کہے تو جواب دے۔ (۵) جب چھینک مارے تو جواب دے۔ (۶) جب دعوت کرے تو قبول کرے۔" نبی علیہ السلام نے یہ زریں چیزیں اس لئے فرمائی تھیں کہ مسلمان ان پر عمل کرینگے۔ مگر افسوس ویسے تو ہم مسلمان بنے اور ان تمام حقوق کی نگہداشت نہ کریں

ا۔ جب تک پرانے خادم مفت کام دیں انہی سے کام لیا جائے۔ اور اصحاب بھی اس تحریک پر قلم اٹھائیں۔ (اہلحدیث)

فتاویٰ

س ۱۵۳} مذہبی فلم شلاًحج مکہ شریف جب تیار ہوئی تو کیا اس میں کوئی بات باعث توہین مذہب ہوئی ہوگی۔ اگر مسلمان یہ فلم دیکھنے میں شرکت کریں یا اس کی معاونت کریں یا اس کو شاندار بنانے کی کوشش کریں یا لوگوں کو دیکھنے کی ترغیب دیں۔ تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۵۳} فلم حج مذہب کے خلاف ہے کیونکہ تصویروں کا رواج دینا خلاف شرع ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مصوروں کو بہت بُرا کہا ہے۔ ہر مسلمان کو ایسی لغویات سے محترز رہنا چاہئے۔ قال اللہ تعالیٰ والذین ھم عن اللغو معرضون مومن لغو باتوں سے اعراض کیا کرتے ہیں۔ اللہ اعلم

س ۱۵۴} ایک شخص اپنے باپ کے زیر پرورش ہے۔ اس شخص کا لڑکا بھی ہے اور یہ اپنے باپ سے قبل وفات پاتا ہے۔ بعد میں مرحوم کا لڑکا اپنے دادا کی موجودگی میں ورثہ سے کیوں محروم کیا گیا ہے۔ اس کا فلسفہ تحریر فرمادیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۵۴} جو بیٹا ہے وہ اپنے باپ کا وارث ہوا ہے۔ اور پوتے کے باپ نے کچھ نہیں چھوڑا وہ کاہے کا وارث ہو۔ ہاں جو اس کے باپ کی ذاتی جائداد ہوگی وہ اس کا وارث ہوگا۔

فلسفہ اس کا یہی ہے جو لڑکا اپنے باپ کا وارث ہے جو وہ چھوڑے گا بیٹا لے گا۔ اللہ اعلم!

س ۱۵۵} مرد کو چار عورت اسلام کے حکم سے رکھنا جائز ہے۔ یہ چار عورتیں اپنی نوبت کی منتظر رہتی ہیں۔ کیا ان عورتوں پر اسلام نے ظلم نہیں کیا؟ لہٰذا کیا ارشاد ہے؟

(غلام محمد امام مسجد از سری نگر کشمیر)

ج ۱۵۵} جس عورت کو یہ خبر ہے کہ فلاں شخص کی پہلے ایک یا دو عورتیں موجود ہیں تو وہ ایسے خاوند کی منکوحیت میں جاتی ہے تو وہ اپنی مرضی سے جاتی ہے۔ اور جو مرضی سے قبول کیا جائے اس کو ظلم نہیں کہتے۔ رہا اس کا آئندہ برتاؤ سو اس کے لئے مذہب میں عدل قائم رکھنے کا حکم ہے۔ جو ایسا نہ کرے وہ شریعت کے خلاف کرتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۵۶} ہمارے سری نگر میں بہت سی مساجد ایسی ہیں جن کی آمدنی بہت اور رقم کثیر موجود بھی ہے۔ اور ایسی مساجد بھی ہیں جو خدا کے فضل سے آباد ہیں مگر آمدنی کچھ بھی نہیں کیا زائدہ مساجد کی رقم سے کم آمدنی والی مساجد کی تعمیر ہوسکتی ہے؟

(سائل مذکور)

ج ۱۵۶} بانی یا متولی کی طرف سے رکاوٹ کی تحریر نہیں ہے تو بہ نیت صلاح ایک مسجد کی رقم دوسری پر خرچ کرسکتے ہیں۔ واللہ یعلم المفسد من المصلح۔ اللہ اعلم!

س ۱۵۷} ایک مسلمان مسمی غلام محمد شادی کرکے چھ ماہ کے بعد پاگل ہوگیا۔ آج تیسرا سال چلتا ہے وہ اسی حالت میں ہی ہے۔ اب شرع محمدی کے حکم سے ان میں نکاح فسخ کرانے کا کیا طریق کیا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۷} پاگل کی بیوی کو نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تمسکوھن ضرارًا الایہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ اگر عدالت میں جانے سے معذور ہو تو برادری کی پنچائت میں فسخ کا اعلان کرے۔ (فتاویٰ نذیریہ)

س ۱۵۸} ابلیس جنت میں کس طرح داخل ہوا۔ حضرت آدم کو دھوکے میں لایا۔ حضرت آدم جنت میں تھا وہ کیوں جنت الخلد سے باہر نکالا گیا۔ یہ تو قرآن کے خلاف ہوگیا وما ھم بمخارجین منہا

(سائل مذکور)

ج ۱۵۸} آدم علیہ السلام کا یہ جنت عارضی تھا اور جس کے لئے خلود کا حکم ہے وہ بعد حیات ثانیہ دار الجزاء ہے جنت الخلد یعنی دار الجزاء والی جنت میں نہیں جا سکتا اور بعد منع کے داخل نہیں ہوا۔

سائل کو یاد رہے کہ آیت ماھم بمخارجین منہا ذخیرہ(؟) کے حق میں ہے ویسے نفس مسئلہ درست ہے کہ جنتی جنت میں داخل ہونے کے بعد نہ نکلیں گے۔ اللہ اعلم!

س ۱۵۹} ڈاکخانہ کے کیش سرٹیفکیٹ کا سُود لیا گیا ہے۔ اس کو کس طرح خرچ کریں۔

(صوبیدار محمد حسن از پسرور۔ ضلع سیالکوٹ)

ج ۱۵۹} جن کے نزدیک ڈاکخانہ کا منافع جائز ہے وہ اسے کھانا جائز جانتے ہیں۔ مفتی دیوبند اور جمعیتہ العلماء جائز کہتے ہیں۔ جن کے نزدیک حرام ہے وہ اس کا کھانا بھی جائز نہیں جانتے۔ اللہ اعلم!

س ۱۶۰} قوم یاجوج ماجوج کون لوگ ہیں اور کس جزیرہ میں پائے جاتے ہیں؟ (عبدالکریم چوہان)

ج ۱۶۰} قوم یاجوج بنی آدم ہیں اور اسی دنیا میں کہیں نہ کہیں رہتے ہیں۔ آخر غلبہ پاکر سب دنیا پر چھا جائینگے۔ اللہ اعلم!

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

جو شخص ان تمام اصولوں پر پابند نہیں ہے اور وہ مسلمانوں پر ظلم کرتا اور اصلاح نہیں کرتا تو وہ سچا مسلمان نہیں ہے اصلاح رکھنے والا ہو تو وہ تمام اصولوں پر عمل کرے جس قوم میں یہ چیزیں آگئیں وہ منزل مقصود پر پہنچ گئی۔ (حدیث) حضور نے فرمایا ہے:-

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ يَدِهٖ - (ترجمہ) مسلمان وہ ہے جو اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ دیوے۔ لوگوں کو تکلیف پہنچانی ایک ایسی چیز ہے کہ محبت کو دور کردیتی ہے۔ معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے درمیان محبت تبھی آسکے گی جبکہ وہ آزار باللسان اور بالید کا چھوڑ دیوینگے زبان سے کیا تکلیف ہے۔ طعنہ بازی اور گالی نکالنا، چغلی کھانا وغیرہ وغیرہ۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ منافق وہ ہے جو کہ وقت خصومت کے گالیاں نکالتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ آپس میں محبت پھیلانے کے لئے زبانی اور ہاتھ کی تکلیف دینا چھوڑ دیں۔ جس کی تفصیل اہلحدیث مورخہ ۱۹-مئی میں درج ہوچکی ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ [illegible] (۶۲۳) [illegible])

متفرقات

ہمارے بھی ہیں مہرباں ایسے ایسے | اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے متعلق تقریباً ہر دفعہ ناظرین کو توجہ دلائی جاتی ہے جو بحمد اللہ کسی قدر کامیاب ہوجاتی ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حضرات نے گذشتہ ماہ اہلحدیث کے لئے نئے خریدار بنا کر اپنی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے امید ہے دیگر ناظرین بھی اہلحدیث کی ترقی میں کماحقہ کوشش فرماتے رہیں گے۔

حکیم عصمت اللہ صاحب ۔ حافظ عزیز الدین صاحب ۔ محمد الدین صاحب ارائیں۔ بابو عبد الحمید صاحب ۲ خریدار۔

وی پی بھیجے گئے | ماہ مئی میں جن خریداروں کی قیمت اخبار ختم تھی ان میں سے حسب ذیل کے نام گذشتہ پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے۔ امید ہے سب حضرات وی پی وصول کر لیا کریں گے۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کا وی پی کسی وجہ سے واپس آجائے اور وہ اخبار کو جاری رکھنا چاہیں تو بہت جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ ورنہ وی پی واپس وصول ہونے کے بعد اخبار بند کردیا جائیگا۔

۱۹۵۴ - ۲۷۹۰ - ۶۰۲۵ - ۷۴۲۰ -
۷۴۲۵ - ۷۴۴۹ - ۷۴۶۹ - ۸۲۲۴ -
۸۴۶۹ - ۸۵۱۶ - ۸۸۹۲ - ۹۴۸۶ -
۱۰۵۵۵ - ۱۰۶۶۵ - ۱۰۹۴۴ - ۱۱۰۹۳ -
۱۱۱۶۷ - ۱۱۱۶۹ - ۱۱۳۹۴ - ۱۲۱۱۷ - ۱۲۲۵۷
۱۲۳۴۸ - ۱۲۳۵۰ - ۱۲۳۷۲ - ۱۲۳۷۳ -
۱۲۳۷۴ - ۱۲۳۷۶ - ۱۲۳۸۱ - ۱۲۳۸۳ -
۱۲۳۸۹ - ۱۲۴۵۶ - ۱۲۴۶۴ -

یاد رفتگان | میرے ایک دلی دوست کی اہلیہ جو موحدہ اور پابند صوم وصلوٰۃ تھی دو ماہ کا بچہ چھوڑ کر انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

راقم ابو القاسم خالد بن محمد سعید بانت ضلع بالاسور

(۲) میرے خالہ زاد بھائی محمد الرحیم ساکن موضع چک سکندر ضلع گجرات اور مولانا عبد الرؤف صاحب مرحوم ساکن خود ضلع جہلم کی اہلیہ محترمہ فوت ہوگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ (مولوی نور محمد میانوی)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں ۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

۲۹ جون کو یاد رکھیں

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جون میں ختم ہے ان کو اہلحدیث ۲۶ مئی میں اطلاع دی گئی ہے۔ ۲۹ جون تک اگر ان کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی یا ان کی اطلاع نہ ملی تو

۳۰ جون کا پرچہ ان کے نام
وی پی بھیجا جائیگا

مہلت ختم | جن خریداروں کی میعاد مہلت ماہ جون میں ختم ہو رہی ہے وہ جلد از جلد قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ مکرر مہلت نہیں دی جائیگی نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔ بلکہ ۲۹ جون تک اگر قیمت وصول نہ ہوئی تو ۳۰ جون کا پرچہ ان کے نام روانہ نہیں ہوگا۔

بیرونی ممالک | کے خریدار حضرات بھی اپنی اپنی قیمتیں جلد ارسال کردیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

دعائے صحت | مولانا شیخ محمد زکریا صاحب (جو جماعت اہل حدیث پرتاپ نرائن پور کے روح رواں ہیں) اور خاکسار کی خالہ بیمار ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ اللھم اشفھما بشفائك و داو ھما بدوائك ۔ (راقم ابو الخیر رحمانی پرتاپ گڈھی)

غریب فنڈ | میں از فتوحی فنڈ ۴ار سابقہ ہے جملہ للعہ از سائل ۹۲ انجمن اصلاح المسلمین بکریا ہے۔ ۹۳ نقطلین۔ جھیال ہے۔ ۹۴ میاں محمد صاحب قلعہ نواں ۔ میزان ہے پر سائلین کے نام اخبار اہلحدیث ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ

چھبیس سائلین ابھی باقی ہیں | اگر اصحاب خیر دست کرم کو ذرا وسعت دیں تو ماہ جون میں ہی ان تمام غرباء کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

بر کریماں کارہا دشوار نیست

نئے داخلے بند ہیں | جب تک مذکورہ بالا سائلین کے نام اخبار جاری نہ ہوجائے نئے داخلے وصول نہیں کئے جائیں گے۔ سائلین نوٹ کرلیں۔ دستی یا منی آرڈر بھیجنے والے کی رقم واپس کردی جائیگی۔

مضامین آمدہ | جناب مقصود حسن صاحب ۔ مولوی نور محمد صاحب ۴ عدد۔ مولوی ابو الخیر صاحب پرتاپ گڈھی ۳ عدد۔

رعائتی اعلان | دفتر ہذا کی طرف سے اخبار ہذا کے صفحہ ۱۱ کی درمیانی پٹی میں رعائتی اعلان شائع ہو رہا ہے۔ اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

بیوہ اور یتامیٰ | مولوی محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی کی بیوہ اور پانچ یتیم بچے مستحق امداد ہیں اس طرف کے قرب وجوار کے اصحاب خیر توجہ فرما کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔

نوٹ | ہماری رائے میں بہتر تجویز یہ ہے کہ بچوں کو کسی مسلم یتیم خانہ میں داخل کرادیا جائے۔

پتہ امداد:۔ بیوہ مولوی محمد یوسف شمس مرحوم محلہ قصاب باڑہ فیض آباد (یوپی)

مبلغین جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کا تبلیغی دورہ

ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ ۲۴ مئی کو خاکسار، مولوی احمد دین صاحب ۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار۔ حضرت مولانا سیالکوٹی کی معیت میں میرپور۔ کوٹلی ریاست جموں کو بغرض تبلیغ جانے والے ہیں۔ چنانچہ ہم حسب پروگرام گئے اور دشوار گذار گھاٹیوں میں مصائب و حوادث میں یہ سفر طے ہوا۔ مگر یہ خدا کا شکر ہے کہ تبلیغی مقاصد میں ہم کامیاب رہے۔ مفصل رپورٹ آئندہ درج ہوگی۔ انشاء اللہ!

(خاکسار قلم)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

حیدر آباد۔ لکھنؤ اور دھلی!

گورنمنٹ پنجاب بیدار ہوگئی

گذشتہ زمانے کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ رعایا کے پاس بھی فی الجملہ اسلحہ جنگ ہوتے تھے۔ گو حکومت کے برابر نہ سہی۔ تاہم رعایا مقابلہ کر سکتی تھی۔ اسی لئے جہاں کسی قوم کو حکومت سے ناراضگی پیدا ہوتی فوراً بغاوت پر آمادہ ہو جاتی۔ دو نو طرف سے قتل عام ہوتا انجام کار گو حکومت کو فتح ہو جاتی لیکن بہت سی تکلیف کے بعد۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ باغی لوگ ہی غالب آجاتے۔ ہندوستان میں ایسی مثالیں بکثرت ملتی ہیں لیکن آج ہندی رعایا کے پاس اسلحۂ جنگ نہیں ہے جو حکومت کے پاس ہے۔ اس لئے ہندوستانی رعایا نے ناراضگی ظاہر کرنے کا ایک اور طریقہ ایجاد کیا ہے۔ جس کا نام نافرمانی ہے۔ اس سے مقصد بھی دراصل وہی ہے جو بغاوت سے ہوتا تھا۔ یعنی حکومت کو تنگ کر کے اپنا مطلب پورا کرانا۔ اس کی ابتدا اسلامی تاریخ میں اسپین (ہسپانیہ) میں ملتی ہے۔ جب وہاں کی عیسائی رعایا عرب حکومت سے ناراض ہوگئی تو انہوں نے حسب تعلیم اناجیل یورپ یہ طریقہ اختیار کیا کہ حکومت کی نافرمانی کریں اور سزائیں بھگت کر حکومت کے لئے پریشانی پیدا کریں۔

ہندوستان میں اس کو رواج دینے والے گاندھی جی ہیں۔ جنہوں نے یہ کہہ کر ؎

عقل حیراں ہے ستالیں ستم ایجاد ہمیں
مثل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

عدم تشدد (مقابلہ نہ کرنے) کا اصول جاری کیا کیونکہ اس طریق کار میں سزا بغاوت کے برابر نہیں ہوتی بلکہ معمولی طور پر چند روزہ قید یا جرمانہ ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں کوئی جماعت حکومت سے ناراض ہوتی ہے۔ فوراً حکومت کی سول نافرمانی شروع کر دیتی ہے۔

اس وقت ملک میں ایسی نافرمانی کے تین مرکز ہیں (۱) حیدر آباد دکن۔ (۲) لکھنؤ۔ (۳) دہلی۔

حیدر آباد خاص آریہ ایجی ٹیشن کا مرکز ہے۔ لکھنؤ شیعوں (روافض) کی تبرا ایجی ٹیشن کا مرکز ہے۔ اور دہلی میں ہندوؤں کی طرف سے ایجی ٹیشن ہو رہی ہے۔

حیدر آباد کی سول نافرمانی کے بانی اور قائد زیادہ تر پنجاب کے آریہ اخبار ہیں۔ جنہوں نے اس ایجی ٹیشن کو بڑی ہوا دی ہے۔ یہاں تک کہ اپنی جماعت کی موت و حیات اسی سے وابستہ ظاہر کرتے ہیں۔ جب سے یہ ایجی ٹیشن شروع ہوئی ہے ملک میں کئی جگہ اس سلسلہ میں فسادات ہو چکے ہیں۔ گورنمنٹ اگر شیخ سعدی کے مقولہ پر عمل کرتی جو یہ ہے کہ ؎

سر چشمہ شاید گرفتن بہ میل
چو پُر شد نہ شاید گذشتن بہ پیل[1]

تو یہ ہنگامہ اتنی ترقی نہ کرتا جتنی کہ اب تک کر چکا ہے اس ترقی کو دیکھ کر گورنمنٹ پنجاب نے وہ اعلان کیا ہے جو گذشتہ پرچہ میں سرکاری اطلاع کے عنوان سے ص۱۶ پر درج ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ کی یہ بیداری غنیمت ہے۔ بقول شاعر ع

یہ جنازہ گر نہ آئی بہ مزار خواہی آمد

اس لئے یہ توجہ بھی شکریہ کی مستحق ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ سرکاری اعلان کا یہ فقرہ کہ

اخبارات حیدر آباد کے متعلق خبریں
شائع کرنے سے احتراز کریں۔

اس پر عمل کیسے ہوگا۔ پھر اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کا جواب آئندہ وقت دیگا۔ بہرحال ہم گورنمنٹ کی اس بیداری کے شکر گذار ہیں۔

لکھنؤ تبرا ایجی ٹیشن تبرا ایجی ٹیشن کی مثال اسلامی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ ویسی حکومتیں بھی ہوئی ہیں جنہوں نے اپنی نادانی یا تعصب کی وجہ سے جمعہ کے خطبوں میں منبروں پر بعض بزرگوں کو بُرا بھلا کہنا اپنا وطیرہ بنا لیا تھا۔ لیکن اسی زمانے میں علمائے امت نے اس کو بھی بُرا سمجھا۔ آخر اسی قوم کے با انصاف والیان ملک نے اس بد رسم کو بند کرا دیا۔ کیونکہ کسی قوم کے بزرگوں کو بُرا کہنے میں اس قوم کی دلآزاری کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

اسی لئے ائمہ اہل بیت نے اپنے زمانے کی جابر حکومتوں کے برخلاف بھی سوائے صبر و شکیب کے اور کوئی طریقہ اختیار نہیں کیا۔

پس ہم علیٰ وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ تبرا ایجی ٹیشن خدا، رسول اور ائمہ اطہار کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔

مسلم لیگ اس موقع پر پہنچکر جب ہم چاروں طرف نظر دوڑاتے ہیں تو سب سے پہلے ہماری نظر مسلم لیگ پر پڑتی ہے۔ جو مسلمانان ہندوستان کی واحد قائمقام جماعت ہونے کی مدعی ہے اور یہ دونو جماعتیں (سنی اور شیعہ) مسلم قوم کے افراد ہیں اور مسلم لیگ کے معزز ارکان کو قرآن مجید میں بدیں الفاظ ارشاد ہوتا ہے:-

اِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا (مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو)

اس موقع پر مسلم لیگ کے ارکان کا مقدم فرض تھا کہ لکھنؤ پہنچکر اس آیت پر عمل کرتے اور فریضہ خداوندی سے سبکدوش ہوتے۔ سیاسی نکات تو سیاسی لوگ جانتے ہونگے۔ شاید وہ اس میں بھی کوئی نکتہ مخفی رکھتے ہوں جسے ہم باوجود سمجھنے کے ظاہر نہیں کرتے کیوں؟ ع اگر گویم زبان سوزد

ہاں ہم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں کہ مسلم لیگ کی خاموشی پر یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ع

خاک ہو جائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک

امیر ملت یہاں پہنچ کر ہماری نظر دوسری طرف جا پڑتی ہے۔ یعنی اس بزرگ کی طرف جو آٹھ کروڑ مسلمانان ہندوستان کے امیر ملت ہونے کے مدعی

[1] ابتدا میں چشمے کا منہ سلائی سے بھی بند کر سکتے ہیں۔ جب بڑھ جائے تو ہاتھی کے ذریعہ بھی نہیں گذر سکتے

[illegible] (۶۲۵)

تھے اور اب بھی ہیں۔ کیونکہ بقول ان کے مریدوں کے کسی نے ان کو معزول نہیں کیا نہ ہی وہ خود منعزل ہوئے ہیں۔ اس بزرگ سے ہماری مراد حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری (سیالکوٹی) ہیں۔ ان امیرملت صاحب نے بھی اس ایجی ٹیشن میں مسلمانو کی کوئی رہنمائی نہیں کی۔ خدا جانے آپ اس ہنگامہ کا انسداد اپنے فرائض امامت میں داخل نہیں سمجھتے یا ان کو اس کا احساس ہی نہیں ہے یا اس مصرع کے مصداق ہیں ع

ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا

ہمارے شہر امرتسر میں بھی ایک حکیم صاحب ہیں۔ جو اپنی دُھن میں اپنے آپکو امام وقت کہتے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ میں نو کروڑ مسلمانان ہندوستان کا امام ہوں۔ کوئی اُن سے پوچھے کس نے آپ کو امام بنایا؟ تو جواب میں کہتے ہیں کسی نے میرے دعویٰ امامت کی تردید نہیں کی اس لئے میں جائز طور پر امام وقت ہوں۔ اچھا صاحب! آپ بنے بنائے امام سہی مگر اتنا تو بتاؤ کہ اگر اس آڑے وقت میں بھی آپ قوم کے کام نہ آئے تو آپ کے امام وقت بننے کا فائدہ کیا ہوا؟ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی حالت زار، بے کسی اور کس مپرسی اس شعر کی مصداق ہے ؎

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کے کام آتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے

شو مندر ایجی ٹیشن دہلی میں ہندوؤں کا ایک مندر ہے جس کو شو مندر کہتے ہیں۔ اس کی بابت ہندوؤں اور میونسپل کمیٹی دہلی کے درمیان عدالت میں مقدمہ ہو کر فیصلہ ہوا تھا کہ یہ زمین کمیٹی کی ہے۔ ہندوؤں نے عدالتی کارروائی میں اپنی ناکامی دیکھ کر سول نافرمانی کرنے کو دہلی جتھے بھیجنے شروع کر دئیے جو ملک کے مختلف صوبوں پنجاب وغیرہ سے اب تک برابر جا رہے ہیں۔ مگر ہندو پریس پر چونکہ آریہ پارٹی قابض ہے اور اعتقاداً وہ ایسے مندروں کو اپنے دھرم کے خلاف سمجھتی ہے اس لئے وہ شو مندر ایجی ٹیشن کا اتنا چرچا نہیں کرتی جتنا کہ اپنے ایجی ٹیشن متعلقہ

جیسے آباد کا کرتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ ہمارا ملک بھی عجیب ملک ہے جس پر یہ شعر بالکل صادق ہے ؎

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

ہنگامۂ فلسطین

ہم نے بار بار اس خیال کو ظاہر کیا ہے کہ فلسطین گول میز کانفرنس ایک دو دفعہ کامیاب نہیں ہوگی، تیسری چوتھی دفعہ بیٹھ کر کامیاب ہو جائے تو ممکن ہے پہلی گول میز میں ناکامی کے بعد دوسری دفعہ حکومت برطانیہ کی طرف سے کچھ ترقی کی طرف قدم اٹھایا گیا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ یہودیوں کی مجموعی آبادی فلسطین کی کل آبادی کے تیسرے حصے سے زائد نہ ہوگی اور آہستہ آہستہ دس سال کے عرصے میں ملک کو خود مختار حکومت کے لئے طیار کیا جائیگا۔ سب سے پہلے اس پیشکش کو یہودیوں نے ناپسند کیا کہ ہمارے داخلہ فلسطین پر یہ بندش ہمیں منظور نہیں ہے۔ اسکی دلیل میں انہوں نے برطانیہ کے مواعید پیش کئے جن کا مضمون تھا کہ فلسطین کو یہودیوں کا اصلی وطن بنایا جائیگا۔ وہ کہتے ہیں کہ اصلی وطن میں حد بندی کیسی! اب خبر آئی ہے کہ عربوں نے بھی اس تجویز کو سختی سے مسترد کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جتنے یہودی آچکے ہیں انہی پر اکتفا کی جائے۔ اس سے زیادہ نہ آئیں، اور قومی حکومت ہمیں فوراً ملنی چاہئے۔ عرب بھی اپنے مطالبہ کے جواز میں حکومت برطانیہ کو اُس کے مواعید یاد دلا رہے ہیں جن کی رُو سے ان کو آزادی کا وعدہ دیا گیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت برطانیہ عجب مخمصے میں مبتلا ہے۔ گویا یہ شعر اسی پر چسپاں ہے ؎

مصیبت میں پھنسا ہے سینے والا چاک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ اُدھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ اُدھڑا

مگر ہم سوچتے ہیں کہ فلسطین میں اگر قومی حکومت قائم بھی ہو جائے تو اس کا حشر کیا ہوگا۔ آج چھوٹی چھوٹی حکومتوں کا جو حشر ہو رہا ہے وہ ظاہر ہے۔ مثال مشہور ہے کہ دریا میں بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھا جاتی ہیں۔ آسٹریا، زیکوسلوا کیا اور البانیہ وغیرہ آزاد ریاستوں کی آزادی فنا ہونے کے واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ بڑی حکومتوں نے ان چھوٹی حکومتوں کو بڑی مچھلی کی طرح ایک ہی لقمہ بنا کر ہڑپ کر لیا۔

فلسطین میں اگر قومی حکومت قائم ہوگئی تو اپنی حفاظت کی اس میں طاقت ہوگی یا اس کا کوئی محافظ بھی ہوگا؟ حفاظت کی ضرورت میں برطانیہ کی نسبت اُس سے زیادہ قریب اور کون ہوگا؟ برطانیہ کی حفاظت کا نمونہ زیکوسلوا کیہ میں مل چکا ہے۔ جس نے بجائے حفاظت کے اس کو جرمنی کا لقمہ بنا دیا۔ اس لئے ہم اس فکر میں ہیں کہ فلسطین میں اگر قومی حکومت قائم ہو بھی گئی تو اس کا حشر کیا ہوگا۔ ہاں اس کی حفاظت کی یہی ایک صورت ہے کہ اس چھوٹے سے ملک کو دول عرب سے ملحق کیا جائے اور گورنمنٹ برطانیہ اپنی ذمہ داری سے بالکل ہاتھ اٹھا لے۔ یہی ایک صورت اطمینان بخش ہو سکتی ہے۔ ورنہ دنیا کی رفتار جس سرعت سے جاری ہے اس کو ملحوظ رکھ کر کوئی مدبر قطعی فیصلہ نہیں کر سکتا کہ آئندہ ہفتے کیا ہوگا۔ آئت کریمہ مَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا آج کل کی رفتار زمانہ پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ ع

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

کیا ماہ مئی میں جنگ شروع ہوگئی؟

اخبار پرتاپ لاہور مورخہ ۱۲۔ اپریل میں ایک نجومی کی پیشگوئی شائع ہوئی تھی کہ ماہ مئی میں جنگ شروع ہوگی۔ ماہ مئی گذر گیا اور جنگ شروع نہ ہوئی لہذا حدیث نبوی صادق ہوئی۔

کذب المنجمون ورب الکعبہ

اظہار حقیقت و برئت سید محمد حسین شاہ ریکو کلرک ساکن گلاؤ الہ نے عرس رچانے کے اشتہارات چھپوا کر تقسیم کئے ہیں۔ جن میں خاکسار کا نام بغیر مجھ سے دریافت کئے صدارت جلسہ میں رکھ دیا ہے۔ میں اسے اتجاج کرتے ہوئے

مندر کا ذکر نہ ہوگا چھپوا کر بعد تقسیم کئے جائینگے۔ چونکہ وعدہ ایفا نہیں ہوا۔ اور تاریخ قریب آگئی ہے۔ لہذا میں بدینہ اہلحدیث اعلان

ahmadimuslim.de

مومیائی ؁

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۲؎ آدھ پاؤ ۳؎ پاؤ بھر ۶؎ مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک ۱۲؎ پیشگی بذریعہ منی آرڈر نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

تازہ شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبداللہ میاں لکھے۔ چار پانچ دفعہ آپکے پاس سے مومیائی منگوا چکا ہوں بہت قابل تعریف پایا۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں (۷ مئی)

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزادپور۔ متعدد مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ آپ کی مومیائی میں مسیحائی اثر ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسی کم قیمت ہوکر یہ دوا جو اثر رکھتی ہے یہ صرف خدا کی مہربانی ہے۔ میں ان بھائیوں سے جو اس کے فوائد سے بے خبر ہیں پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ مومیائی سے فائدہ اٹھائیں" (۱۵ مئی ۱۹۳۹ء)

ملنے کا پتہ :- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم
کے
رسالہ اشاعۃ السنہ کا فائل

مولانا مرحوم کے رسالہ "اشاعۃ السنہ" کے بہت سے فائل ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن اصحاب کو اس رسالہ کے جس پرچہ کی ضرورت ہو۔ اس کا نمبر اور جلد کا نمبر بھیج کر منگالیں۔ بعض جلدیں بارہ نمبر کی اور بعض اس سے کم نمبروں کی ہیں۔ اور ہر جلد مضمون کے لحاظ سے ایک کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر جلد کی قیمت ۲؎ فی نمبر کے حساب سے ہوگی۔ علاوہ محصولڈاک

عصاء موسیٰ ۵؎
مصنفہ مولانا الٰہی بخش صاحب مرحوم

مصنف موصوف شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کے رفیق کار تھے۔ جس وقت مرزا آنجہانی نے امام وقت مجدد اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو مصنف موصوف مرزا سے علیحدہ ہوگئے اور اسکے دعاوی جو جھوٹ، فریب اور دھوکہ پر تھے۔ ان کو واضح کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی تردید مرزائیت کیلئے یہ کتاب نہایت مفید ہے تقطیع بڑی ضخامت ۴۰۴ صفحات۔ قیمت ۱۲؎ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ :- عبدالعزیز تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور (پنجاب)

تمام دنیا میں بے مثل ۱۵؎
غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ ۸؎

تمام دنیا میں بےنظیر
مشکوٰۃ مترجم ومحشی

چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے
فی جلد ۱۲؎

ان دونو بےنظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

جدید انگلش ٹیچر

انگریزی زبان بغیر استاد کے آپ بہت جلد نہایت آسانی سے سیکھ سکتے ہیں۔ بڑی مفید ہے۔ قیمت ۱۲؎ پتہ :- نیجر اہلحدیث امرتسر

سُرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ ۳؎

(۹۲۷) دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بےنظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

منگوانے کا پتہ
کارخانہ سرمہ اکسیر العین۔ رجسٹرڈ
حکیم سٹریٹ امرتسر

مفت ۶؎

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب "عورت" محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمالیجئے۔ (منگوانے کا پتہ)
نیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن
فتح آباد۔ ضلع حصار۔ (پنجاب)

ahmadimuslim.de

انقلاب افغانستان

کا

صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف

"زوال غازی"

ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ (اسلامی) سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔

ضخامت ۲۰×۲۶/۸ کے ۵۶ صفحات۔

اصل قیمت ۸ؔ۔ رعائتی دو روپے

محمدیہ پاکٹ بک مجلد

مصنف منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری۔ اس کتاب کو اپنے پاس رکھنے والا ہر بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کے ساتھ کامیاب مناظرہ کر سکتا ہے۔ جملہ مرزائی مباحث پر قلم چلایا ہے۔ اپنی غیر معمولی مقبولیت سے آج اس کا نام زبان زد عوام و خواص ہے جدید اڈیشن۔ کاغذ، طباعت، کتابت اعلےٰ۔ قیمت بجائے ۱۲ر کے ۱۰ر

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ عہ محصول ڈاک عہ نمونہ ۱ر

پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے اُردو تراجم

تفسیر سورہ اخلاص

جس میں مادہ پرستی اور تثلیث کی بنیاد جڑ سے اکھاڑی گئی ہے۔ عیسائیوں اور دیگر مادہ پرست اقوام کے ساتھ مناظرہ کرنے والے اصحاب کے لئے ایک تیغ برہنہ کا کام دیگی۔ آج کل کے زمانہ میں ایسی کتاب کی اشد ضرورت خیال کی جاتی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۶ر

اسوہ حسنہ

شیخ الاسلام کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیم رح کی مشہور کتاب "زاد المعاد فی ہدیٔ خیر العباد" کے اختصار ہدی الرسول صلعم کا اُردو ترجمہ۔ جس میں قابل مصنف نے حضور ؐ کی حیات طیبہ کی ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں کے علاوہ اخلاقی، معاشرتی اور خانگی معاملات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مجلد ۸ر

کتاب الوسیلہ

مترجمہ مولانا عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی، اڈیٹر "ہند" کلکتہ۔ اس میں محض لفظ "وسیلہ" ہی کی بحث نہیں۔ بلکہ اسلام کے اصل اصول "توحید" پر نہایت جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں توحید کی پُرجوش دعوت ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب ہے۔ بدعت و تقلید کے گلے پر چھُری ہے۔ ایک بے مثال علمی تحفہ ہے۔ قیمت ۸ر

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان

(مع متن عربی) اس کتاب میں کتاب و سنت کے حوالجات پیش کر کے صادق اور کاذب، اصلی اور نقلی اولیاء و مشائخ میں شناخت کر دی گئی ہے جعلی مکاروں، شعبدہ بازوں کے حصول زر کے راز فاش کئے ہیں۔ اور اصلی و اصلین حق کی کرامات میں فرق بتلایا گیا ہے۔ ضرور منگوا کر پڑھئے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

اصحاب صفہ

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کتنے تھے۔ کہاں رہتے تھے۔ ان کے متعلق پوری پوری واقفیت بتائی گئی ہے۔ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ۱۰ر

تفسیر آیت کریمہ

یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تفسیر ہے۔ اول لفظ دعا پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہر الفاظ کے متعلق علیحدہ علیحدہ تفسیری نکات بیان کر کے بتلایا ہے کہ آیہ کریمہ میں رفع مصیبت کی خاصیت کیوں ہے پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت ۱۲ر

ائمہ اسلام

اس میں اجتہادی اور فروعی مسائل میں ائمہ دین کے اختلاف کی وجہ بیان کی ہے۔ ایک فیصلہ کن چیز ہے۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر سورہ فلق والناس

(مع متن عربی) اس تفسیر میں پہلے تمام علمائے متقدمین کے اقوال نقل کر کے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ آیہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الجن اور شیاطین الانس کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ پوری پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے۔ قیمت ۹ر

زیارت القبور

(مع متن عربی) اس کتاب میں قرآن و حدیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ زیارت قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جا کر مُردوں کو پکارتے ان سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں ان کے تمام افعال داخل شرک ہیں۔ اہل بدعت کی تردید میں بہت کارآمد ہے۔ قیمت ۹ر

منگوانے کا پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

الوصیۃ الکبریٰ اس کتاب میں فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کا خلاصہ نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ ر

الوصیۃ الصغریٰ (مع متن عربی) حضرت رسول خدا (صلے اللہ علیہ وسلم) نے معاذ ابن جبل صحابی کو جو وصیت کی تھی اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ قیمت ۴ ر

ولی اللہ اس رسالے میں امام موصوف نے ثابت کیا ہے کہ صبی اور مجنوں مرفوع القلم ہونے کی وجہ سے احکام شرعی کے مکلف نہیں اور نہ ان کو درجہ ولائت حاصل ہے۔ قیمت ۵ ر

قوالی ترجمہ رسالہ "السماع والرقص"۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے کہ کونسا سماع مباح ہے اور کونسا حرام ہے اور کونسا اطاعت الٰہی کا ذریعہ ہے۔ قیمت ۸ ر

العروۃ الوثقیٰ ترجمہ "الواسطہ بین الحق والخلق"۔ اس رسالہ میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ کی ضرورت اور شفاعت دعا وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶ ر

درجات الیقین قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہیں۔ اس کتاب میں اُن کی تفسیر ہے۔ قیمت ۲ ر

صداقت رسول نہایت خوبی سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی سیرت رکھنے والا بجز نبی کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴ ر

حسین و یزید حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید بن معاویہ رضہ کے مسئلہ پر اسلام سے پوری تحقیق مطلوب ہے تو یہ رسالہ پڑھئے۔ پھر آپ ایک صحیح رائے قائم کرنے پر قائم ہو جائیں گے۔ قابل مطالعہ ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۵ ر

مناظرہ ابن تیمیہ بادشاہوں کے روبرو حضرت شیخ الاسلام کو صوفیوں نے چیلنج دیا تھا کہ مناظرہ کرلیں یا ان کے ساتھ جلتی ہوئی آگ میں گھس پڑیں۔ آپ نے یہ دونوں چیلنج قبول کر لئے اور ایسی شکست دی کہ تاریخ کا ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ قیمت ۵ ر

تفسیر سورۃ الکوثر مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۴ ر

سیرت امام ابن تیمیہ مصنفہ چودھری غلام رسول مہر اڈیٹر "انقلاب" لاہور۔ امام صاحب رح کی سوانحعمری مفصل طور پر لکھی ہے۔ قیمت ۵ ر

الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید

مؤلفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کا اُردو ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بمبئی۔ جس میں امام موصوف نے مسئلہ توحید کو اس درجہ نکھار کر رکھ دیا ہے کہ شرک کے ادنیٰ شائبہ کی بھی آمیزش نہیں رہتی۔ ادلہ توحید میں سے بعض اہم دلائل یکجا جمع کر کے قبر پرستی اور توسل وغیرہ کے برخلاف اتمام حجت کر دیا ہے۔ قیمت ۱۲ ر

الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ۔ مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مئوی۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے رسالہ ہذا میں مخالف معترضین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ بہت مفید کتاب ہے۔ قیمت ۶ر

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد شاہ جہانپوری موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت ۶ر

رعایتی اعلان

تذکرہ احرار اسلام مجاہدین، صحابہ کرام، وغیرہم کے ۲۵۶ سبق آموز مختصر حالات۔ قابل دید ہے قیمت بارہ آنے۔ رعائتی ۳ ر

ماہ یثرب بچوں کے لئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۴ر۔ رعائتی ۲ ر

ام القریٰ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ انسان کا سب سے پہلا مسکن مکہ معظمہ ہے۔ قیمت ۸ر۔ رعائتی ۲ ر

خون شہادت کے دو قطرے حضرت سرمد شہید اور منصور رح کے حالات۔ از مولانا ابوالکلام آزاد اصل قیمت ۴ر۔ رعائتی ۲ ر

رباعیات حافظ حمد۔ نعت۔ اخلاق پر بہترین اُردو رباعیاں۔ قیمت تین آنے۔ رعایتی ایک آنہ۔

شرح گلستان گلستان کے حصہ کورس کے مشکل الفاظ درس کی شرح اصل قیمت تین آنے۔ رعایتی ایک آنہ

کامل دائی دائی جنائی کے متعلق بہترین و جامع کتاب اور تصاویر۔ اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر رعایتی ۶ر

طوفان حیات جھوٹے پیروں اور بُرائی رسموں کے خلاف قابل قدر کتاب بطور ناول از مولانا راشد الخیری مرحوم۔ قیمت ایک روپیہ۔ رعائتی آٹھ آنے

کتاب الاثمار پھلوں کی تعریف، نگہداشت پرورش کا ذکر۔ زمینداروں کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر۔ رعایتی ۳ ر

سوانح جمال الدین افغانی از مولانا ظفر علی خان قیمت ۴ر۔ رعایتی [illegible]

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی
قال اللہ از اثر کتاب دالدین صاحب	۵ر	ار
قال الرسول	۴ر	ار
اسلام کے عقائد	۲ر	ار
اسلام کی صداقت	۲ر	ار
علاج عرس	۲ر	ار
تحریم الخمر والزنا	۲ر	ار
تعلیم الصیام	ار	ر
تعلیم العلم	ار	ر
تعلیم الزکوٰۃ	ار	ر

اسماء الحسنیٰ بلوغ المرام کے کتاب سے نام مع ... قیمت ۴ر رعایتی ار

تہذیب وشائستگی۔ از سید محمد بن مرسید۔ قابل دید ہے۔ کتابت وطباعت عمدہ۔ اصل قیمت ۲ر رعایتی ۲ر

الانصاف فی حق الاختلاف ۸ر ار

تاریخ مغربی تبت مکمل ۸ر ۲ر

اختیاری پیدائش کے تباہ کن اثرات۔ ایک مفید طبی کتاب۔ اصل قیمت ۸ر۔ رعایتی ۲ر

خضر راہ۔ از ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم۔ قیمت ۴ر رعایتی ار

تاریخی جواہر۔ شبلی۔ اقبال۔ الطاف حسین حالی ... ار

مثنوی معارف اسلام۔ مصنفہ مولانا الطاف حسین حالی۔ اصل قیمت ۸ر۔ رعایتی ایک آنہ

دولتمند بننے کی ۱۸ ترکیبیں۔ اصل قیمت ۴ر۔ رعایتی ار

سوانح مولانا غنی کاشمیری ۸ر ۲ر

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مترجم اردو

با اعراب وحشی مصنفہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث میں یہ بے مثل کتاب ہے۔ احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث قابل عمل و استدلال ہیں سب کو نہایت بہترین طور سے انتخاب کرکے اس کے قابل مصنف (حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ) نے اس میں درج کر دی ہیں۔ پس اس کتاب کو سمجھ کر پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا کافی ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ عام فہم اردو ترجمہ کرا کر تمام عربی عبارت پر اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔ ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد چڑھا دیئے گئے ہیں

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ۔ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ خط وکتابت کرنے کا پتہ:۔

نیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

دیہاتی حکیم

نئی تصنیف — مفید کتاب

محض دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ اس میں تقریباً ایک سو امراض کا بیان درج ہے۔ جس میں چھ سو کے قریب مجربات دیئے گئے ہیں۔ سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح کر دی گئی ہے علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ہر جگہ باآسانی اور ارزاں مل سکیں۔ یہ کتاب غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے۔ جس کی قدر کرنا ان کا فرض ہوگا۔ ضرور منگوائیں۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲ر

منگوانے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

مجموعہ اور نیم۔ اصل قیمت ۴ر رعایتی ار

سوانح امام بخاری ۴ر ار

مثنوی حقوق اولاد از مولانا حالی ۲ر ر

ہادیٔ اسلام۔ سوانح مبارک حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ اصل قیمت ۴ر۔ رعایتی ۲ر

تذکرہ ترکان احرار مکمل باتصویر عمر ۲ر

... کی دینی برکات از مولانا شرر۔ قیمت ۴ر رعایتی ار

خلاصہ تحفۃ الایمان۔ اصل قیمت ۴ر رعایتی ار

الایمان مسلمان بچوں کے لئے ۲ر ار

... از ... الملک ...

... قیمت ...

چشمۂ حیات۔ پوشیدہ امراض مردانہ کی پوری کیفیت مع علاج۔ مفید طبی کتب۔ قیمت ۸ر رعایتی ۲ر

جمع القرآن والحدیث

از مولانا سیف بنارسی مدظلہ۔

آج کل جدید تعلیم یافتہ قرآن مجید اور حدیث شریف کی صحت اور ان کے سچا اور الہامی ہونے پر طرح طرح کے اعتراض کرتا ہے۔ اس کتاب میں قرآن اور حدیث کے جمع، ترتیب، صحت، حفاظت اور کتابت کے متعلق جملہ اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے ہر مسلمان کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ کاغذ عمدہ کتابت طباعت کاغذ ...

تقطیع ۲۹×۲۲ حجم ۳۱۲ صفحات۔ کاغذ نہایت ... لکھائی چھپائی عمدہ ... اور فہرست مضامین ... ہے۔ یاد جلد ان تمام ... رعایتی قیمت ... فوٹ: جلد ...

ملنے کا پتہ